Over 200K Followers
26 JAN TO 01 FEB, 2026 | ۲۶ جنوری تا یکم فروری ۲۰۲۶
عوام۔نظام اور ایوان
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم
ایڈیٹر: نشید آفاقی
پاک واچ
PAKISTAN WATCH

سانحہ گل پلازہ
انکوائری کیلئے جوڈیشنل کمیشن بنایا جائے
شہریوں کا مطالبہ

سونا جلد 10 لاکھ روپے فی تولہ!
عالمی معاشی تبدیلیاں ایک نئے دور کی خبر دے رہی ہیں

بزنس پوائنٹ

شیخ راشد عالم

سانحہ گل پلازہ
انکوائری کیلئے جوڈیشنل کمیشن بنایا جائے
شہریوں کا مطالبہ

یہ بات اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ سانحہ گل پلازہ ایک حادثہ کم اور بدانتظامی، لاپروائی اور مجرمانہ غفلت کا المناک نتیجہ زیادہ ہے۔ کراچی جیسے بڑے شہر میں جہاں روزانہ ہزاروں لوگ کمرشل عمارتوں میں کام کرتے ہیں، وہاں یہ سوال نہایت سنجیدگی سے اٹھتا ہے کہ کیا انسانی جان کی کوئی وقعت نہیں؟ گل پلازہ میں لگنے والی آگ نے ایک بار پھر ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ ہم کب تک سانحات کو قسمت کا لکھا کہہ کر آگے بڑھتے رہیں گے۔

اس سانحے کی سب سے تشویشناک اور افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ گل پلازہ میں ہنگامی اخراج کے راستے موجود تھے۔ یہ کوئی ایسی عمارت نہیں تھی جس میں راستے ہی نہ بنائے گئے ہوں، بلکہ اصل جرم یہ ہوا کہ رات دس بجے کے بعد وہ راستے بند کر دیے گئے۔ یعنی جو دروازے انسانی جان بچانے کے لیے بنائے گئے تھے، وہی دروازے معمول، لاپرواہی یا شاید نام نہاد سکیورٹی کے نام پر بند کر دیے گئے۔ یہ عمل کسی ایک فرد کی غلطی نہیں بلکہ ایک پورے سوچے سمجھے غیر ذمہ دارانہ نظام کی عکاسی کرتا ہے۔

جب آگ لگی تو لوگ عمارت میں موجود تھے، لیکن باہر نکلنے کے راستے محدود ہو چکے تھے۔ اندھیرا، دھواں، گھبراہٹ اور بند دروازے یہ سب مل کر موت کا پیغام بن گئے۔ سوال یہ ہے کہ کس قانون کے تحت کسی کمرشل عمارت میں رات کے وقت ایمرجنسی راستے بند کیے جا سکتے ہیں؟ اور اگر یہ قانون شکنی تھی تو کس کی اجازت سے ہوئی؟ کیا عمارت کی انتظامیہ جواب دہ نہیں؟ کیا متعلقہ سرکاری اداروں کی آنکھیں بند تھیں؟

کراچی کی اکثر تجارتی عمارتوں کا یہی حال ہے۔ کاغذوں میں سب کچھ درست، لیکن حقیقت میں صورتحال اس کے بالکل برعکس۔ کہیں ہنگامی راستوں پر تالے لگے ہیں، کہیں ان راستوں کو اسٹور روم بنا دیا گیا ہے، کہیں سیڑھیوں کے آگے دکانیں کھڑی کر دی گئی ہیں۔ فائر الارم اکثر غیر فعال ہوتے ہیں، فائر ایکسٹنگوشر زنگ آلود یا ایکسپائر ہو چکے ہوتے ہیں، اور عملے کو یہ تک معلوم نہیں ہوتا کہ ہنگامی صورتحال میں کیا کرنا ہے۔

بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے ہاں عمارت بناتے وقت حفاظت کو آخری ترجیح دی جاتی ہے۔ بلڈرز زیادہ سے زیادہ جگہ بیچنے کے چکر میں فائر سیفٹی کو غیر ضروری خرچ سمجھتا ہے، اور سرکاری افسران معمولی مفاد کے عوض آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ شہر کنکریٹ کے جنگل میں بدل جاتا ہے، جہاں عمارتیں تو کھڑی ہیں مگر انسان غیر محفوظ ہیں۔

سانحہ گل پلازہ کے بعد رسمی بیانات، افسوس اور اعلانات کافی نہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہائی کورٹ کے کسی حاضر سروس جج کی نگرانی میں فوری اور شفاف تحقیقات کی جائیں۔ یہ تحقیقات محض آگ لگنے کی وجہ تک محدود نہ ہوں بلکہ یہ بھی طے کیا جائے کہ ہنگامی راستے کس کے حکم پر بند کیے گئے، فائر سیفٹی کے انتظامات کیوں ناکافی تھے، اور کن اداروں نے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی۔ جب تک تحقیقات آزاد اور بااختیار نہیں ہوں گی، سچ سامنے نہیں آئے گا۔

یہ بھی ضروری ہے کہ کراچی کی تمام کمرشل اور رہائشی بلند عمارتوں کا ازسرِ نو معائنہ کیا جائے۔ صرف نوٹس جاری کرنا کافی نہیں، بلکہ عملی طور پر دیکھا جائے کہ کہاں ہنگامی راستے موجود ہیں، کہاں وہ کھلے ہیں، اور کہاں صرف نقشوں میں دکھائے گئے ہیں۔ عمارتوں کو واضح ایس او پیز کا پابند بنایا جائے، اور یہ پابندی صرف کاغذوں تک محدود نہ رہے بلکہ زمینی حقیقت میں نظر آئے۔

اہم بات یہ ہے کہ خلاف ورزی کی صورت میں سخت اور مثال بننے والی سزا دی جائے۔ معمولی جرمانے سے کچھ نہیں بدلے گا۔ اگر کسی عمارت میں ہنگامی راستے بند پائے جائیں تو عمارت کی انتظامیہ، مالکان اور متعلقہ سرکاری افسران سب کو برابر کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔ اگر لاپرواہی کے نتیجے میں انسانی جان ضائع ہو تو اسے محض حادثہ نہ سمجھا جائے بلکہ فوجداری جرم تصور کیا جائے۔

یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ آخر شہریوں کی جان اتنی سستی کیوں ہے؟ ہر بڑے سانحے کے بعد چند دن شور مچتا ہے، میڈیا پر بحث ہوتی ہے، پھر سب کچھ معمول پر آ جاتا ہے۔ متاثرین کے لواحقین انصاف کے دروازے کھٹکھٹاتے رہ جاتے ہیں اور نظام اپنی ڈگر پر چلتا رہتا ہے۔ اگر گل پلازہ کے معاملے میں بھی یہی ہوا تو یہ حکومت کی ناکامی کا واضح ثبوت ہوگا۔

اب وقت آ گیا ہے کہ ہم بطور معاشرہ یہ طے کریں کہ کیا ہم مزید لاشیں اٹھانے کے متحمل ہو سکتے ہیں؟ اگر نہیں، تو پھر قانون کو حرکت میں لانا ہوگا، اداروں کو جواب دہ بنانا ہوگا اور اس سوچ کو ختم کرنا ہوگا جس میں سہولت اور معمول انسانی جان پر فوقیت رکھتا ہے۔

گل پلازہ کا سانحہ ہمیں یہ یاد دہانی کراتا ہے کہ اصل مسئلہ آگ نہیں تھی، اصل مسئلہ وہ بند دروازے تھے جو دس بجے کے بعد بند کر دیے گئے۔ وہ دروازے اگر کھلے ہوتے تو شاید کئی زندگیاں بچ جاتیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس حقیقت سے سبق سیکھیں گے یا اسے بھی فائلوں میں دفن کر دیں گے۔ کیونکہ اگر اب بھی خاموشی اختیار کی گئی تو یہ خاموشی خود ایک جرم بن جائے گی۔

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم
ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاکستان واچ
PAKISTAN WATCH

https://www.facebook.com/ pakistanwatch.news

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ ● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین،
● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی ● پریس منیجر: شکیل احمد خان
● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
یہ لوگ زمین میں (کہیں بھاگ کر اللہ کو) نہیں ہرا سکتے اور برادران ملت اگر میں ان کو نکال دوں تو (عذاب) اللہ سے (بچانے کے لیے) کون میری مدد کر سکتا ہے بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے؟۔

سورۃ ہود 11 - آیت نمبر 30

مجھے ہے حکم اذاں.................!

شدید برفباری اور قدرتی آفات جب زندگی کو مفلوج کر دیتی ہیں تو اصل امتحان ریاستی اداروں، انتظامیہ اور قومی جذبے کا ہوتا ہے۔ آزاد جموں وکشمیر کے علاقے عباس پور میں حالیہ شدید برفباری کے دوران پاک فوج، سول انتظامیہ اور ریسکیو 1122 نے جس پیشہ ورانہ مہارت، عزم اور انسانی ہمدردی کا مظاہرہ کیا، وہ قابلِ تحسین ہی نہیں بلکہ قومی فخر کا باعث بھی ہے۔ انتہائی خراب موسم، منجمد سڑکوں اور دشوار گزار پہاڑی راستوں کے باوجود مشترکہ ریسکیو آپریشن کے ذریعے مختلف مقامات پر محصور 77 شہریوں کو بحفاظت نکال کر محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا۔ یہ کوئی معمولی کارنامہ نہیں بلکہ ایک ایسا عملی ثبوت ہے جو اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ پاک فوج صرف سرحدوں کی محافظ ہی نہیں بلکہ مشکل گھڑی میں عوام کی پہلی امید بھی ہے۔ عباس پور جیسے پہاڑی اور برفانی علاقے میں ریسکیو کارروائیاں انجام دینا غیر معمولی چیلنجز سے بھرپور ہوتا ہے۔ شدید سردی، محدود رسائی، بجلی اور مواصلاتی نظام کی معطلی جیسے مسائل کے باوجود پاک فوج کی ٹیموں نے نہ صرف اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھائیں بلکہ غیر معمولی حوصلے اور نظم وضبط کی اعلیٰ مثال بھی قائم کی۔ سول انتظامیہ اور ریسکیو 1122 کے ساتھ مربوط تعاون نے اس آپریشن کو مزید مؤثر بنایا، جو ادارہ جاتی ہم آہنگی کی بہترین مثال ہے۔ قدرتی آفات کے دوران بروقت ردِعمل انسانی جانوں کے تحفظ میں فیصلہ کن کردار ادا کرتا ہے۔ عباس پور میں ہونے والا یہ ریسکیو آپریشن اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان میں ادارے نہ صرف موجود ہیں بلکہ فعال، ذمہ دار اور عوام دوست بھی ہیں۔ یہی وہ طرزِ عمل ہے جو ریاست اور عوام کے درمیان اعتماد کو مضبوط کرتا ہے۔ عوام کی جانب سے پاک فوج، سول انتظامیہ اور ریسکیو 1122 کی خدمات کو بھرپور انداز میں سراہا جانا فطری امر ہے۔ قوم اپنے ان محافظوں پر فخر کرتی ہے جو کسی بھی خطرے، موسم یا مشکل کی پروا کیے بغیر عوام کے شانہ بشانہ کھڑے رہتے ہیں۔ یہ جذبۂ خدمت، قربانی اور فرض شناسی ہی پاکستان کی اصل طاقت ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے مثبت اور حوصلہ افزا واقعات کو اجاگر کیا جائے تاکہ نہ صرف اداروں کے حوصلے بلند ہوں بلکہ قوم میں اعتماد، یکجہتی اور امید کا پیغام بھی مضبوط ہو۔ عباس پور کا یہ واقعہ یاد دلاتا ہے کہ پاکستان ایک زندہ قوم ہے، جہاں مشکل کی گھڑی میں ادارے اور عوام ایک دوسرے کا سہارا بنتے ہیں۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر

ٹاپ اسٹوریز Top Stories

سونا جلد 10 لاکھ روپے فی تولہ!

PAGE 04

ایف بی آر میں مالی بے ضابطگیوں کا انکشاف: قومی خزانے کو کروڑوں کا نقصان

PAGE 08

ایس آئی ایف سی کی سرمایہ دوست پالیسیوں سے صنعتی انقلاب

PAGE 05

بلوچستان کے باصلاحیت طالب علم کی تحقیق کی عالمی سطح پر پذیرائی

PAGE 09

سرسید یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام اسمیک کا انعقاد

PAGE 06

پہلے چھ ماہ میں سمندری خوراک کی برآمدات میں 22 فیصد اضافہ

PAGE 10

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

سونا جلد 10 لاکھ روپے فی تولہ!

عالمی معاشی تبدیلیاں ایک نئے دور کی خبر دے رہی ہیں

کامرس ڈیسک

عالمی معاشی نظام ایک بڑی تبدیلی کے دور سے گزر رہا ہے، اور اسی پس منظر میں ماہرین کی جانب سے یہ پیش گوئی تیزی سے زور پکڑ رہی ہے کہ آنے والے برسوں میں سونے کی قیمت 10 لاکھ روپے فی تولہ کی سطح کو چھو سکتی ہے۔

یہ محض قیاس آرائی یا سنسنی نہیں، بلکہ بین الاقوامی مالیاتی رجحانات، عالمی سیاست اور سرمایہ کاری کے بدلتے ہوئے انداز کا ایک منطقی تسلسل ہے۔ دنیا ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو چکی ہے جہاں روایتی مالیاتی نظام پر اعتماد کم اور حقیقی اثاثوں کی اہمیت بڑھ رہی ہے۔ سونا اسی تبدیلی کی سب سے واضح علامت بن کر ابھر رہا ہے۔

سونے کی قیمت میں تیزی: ایک عالمی رجحان

سونے کی حالیہ تیزی کسی ایک ملک یا خطے تک محدود نہیں۔ ایشیا، یورپ، مشرقِ وسطیٰ اور امریکہ ہر جگہ سرمایہ کار ایک ہی سمت دیکھ رہے ہیں: **محفوظ اور مستحکم اثاثے**

جب عالمی سطح پر غیر یقینی صورتحال بڑھتی ہے تو سونا فطری طور پر سرمایہ کاروں کی پہلی ترجیح بن جاتا ہے، اور یہی رجحان آج پوری شدت کے ساتھ دیکھا جا رہا ہے۔ جنگی کشیدگیاں، توانائی کے مسائل، سپلائی چین میں رکاوٹیں اور عالمی قرضوں کا پھیلاؤ یہ سب عناصر مل کر سونے کی مانگ کو مسلسل اوپر لے جا رہے ہیں۔

مہنگائی اور سونا: ایک فطری تعلق

دنیا بھر میں مہنگائی نے پالیسی سازوں اور سرمایہ کاروں دونوں کو محتاط کر دیا ایسے حالات میں وہ اثاثے زیادہ اہمیت اختیار کر لیتے ہیں جو وقت کے ساتھ اپنی قدر برقرار رکھ سکیں۔ سونا صدیوں سے اس امتحان پر پورا اترتا آیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی سرمایہ کاری ادارے، ہیج فنڈز اور طویل مدتی سرمایہ کار اپنے پورٹ فولیو میں سونے کا حصہ بڑھا رہے ہیں، جس کا براہِ راست اثر قیمتوں پر پڑ رہا ہے۔

مرکزی بینکوں کا اعتماد: سونے کی سب سے بڑی طاقت

حالیہ برسوں میں دنیا کے بڑے مرکزی بینکوں نے ریکارڈ مقدار میں سونا خریدا ہے۔ یہ اقدام محض مالی حکمتِ عملی نہیں بلکہ عالمی معیشت کے مستقبل کے بارے میں ایک واضح اشارہ بھی ہے۔ جب ریاستیں سونے کو اپنی ترجیح بناتی ہیں تو مارکیٹ اس پیغام کو سنجیدگی سے لیتی ہے۔

مرکزی بینکوں کی مسلسل خریداری نے سونے کو ایک بار پھر عالمی مالیاتی نظام کے مرکز میں لا کھڑا کیا ہے۔

10 لاکھ روپے فی تولہ: خواب یا ممکنہ حقیقت؟

بین الاقوامی تجزیہ کاروں کے مطابق اگر عالمی سطح پر سونے کی قیمت اگلے چند برسوں میں 4000** سے 4500 ڈالر فی اونس** کے درمیان پہنچتی ہے — جو موجودہ رجحانات کے مطابق خارج از امکان نہیں — تو مقامی مارکیٹ میں 10** لاکھ روپے فی تولہ** ایک فطری اگلا مرحلہ بن سکتا ہے۔ یہ وہی سفر ہے جو سونا پہلے بھی طے کر چکا ہے۔ ایک وقت تھا جب چند ہزار روپے فی تولہ ناقابلِ یقین لگتے تھے، پھر ایک لاکھ، پھر تین لاکھ اور ہر مرحلے پر یہی کہا گیا کہ "اب اس سے آگے نہیں جائے گا"۔

دھاتوں میں سرمایہ کاری: سنجیدہ سوچ کا تقاضا

آج کی دنیا میں سرمایہ کاری صرف منافع نہیں بلکہ تحفظ کا نام بھی ہے۔ سونا فوری دولت نہیں بناتا، مگر طوفانی حالات میں سرمائے کو سہارا ضرور دیتا ہے۔ اسی لیے سمجھدار سرمایہ کار سونے کو اپنے پورٹ فولیو کا لازمی حصہ سمجھتے ہیں۔ چاندی اور دیگر دھاتیں صنعتی ترقی سے جڑی ہونے کے باعث اضافی مواقع فراہم کرتی ہیں، مگر ان میں اتار چڑھاؤ زیادہ ہوتا ہے۔ توازن ہی کامیاب سرمایہ کاری کی کنجی ہے۔

پاکستان کے لیے مثبت پہلو

پاکستان جیسے ممالک کے لیے سونے کی عالمی اہمیت میں اضافہ ایک اسٹریٹجک موقع بھی ہے۔ مقامی جیولری انڈسٹری، سونے سے جڑی تجارت اور سرمایہ کاری کا بڑھتا ہوا شعور معاشی سرگرمیوں کو فروغ دے سکتا ہے۔ یہ رجحان پاکستان کو عالمی مالیاتی مکالمے میں ایک ذمہ دار اور باشعور معیشت کے طور پر پیش کرنے میں مدد دیتا ہے۔

سونا ایک دھات نہیں، ایک پیغام ہے

سونے کی بڑھتی ہوئی قیمتیں اس بات کا اعلان ہیں کہ دنیا ایک نئے مالیاتی دور میں داخل ہو رہی ہے ایسا دور جہاں اعتماد، استحکام اور حقیقی قدر سب سے اہم ہوں گے۔ اگر عالمی حالات نے یہی رخ برقرار رکھا تو 10 لاکھ روپے فی تولہ سونا ایک سرخی نہیں، ایک حقیقت بن سکتا ہے۔ اور یہی حقیقت وقت پر سمجھ لینا، سمجھدار قوموں اور دور اندیش سرمایہ کاروں کی پہچان ہوتی ہے۔

خصوصی رپورٹ

ایس آئی ایف سی کی سرمایہ دوست پالیسیوں سے صنعتی انقلاب

پاکستان کے صنعتی شعبے میں نئی تاریخ رقم، جامع معاشی حکمتِ عملی کے نتیجے میں کاروباری اعتماد میں نمایاں اضافہ

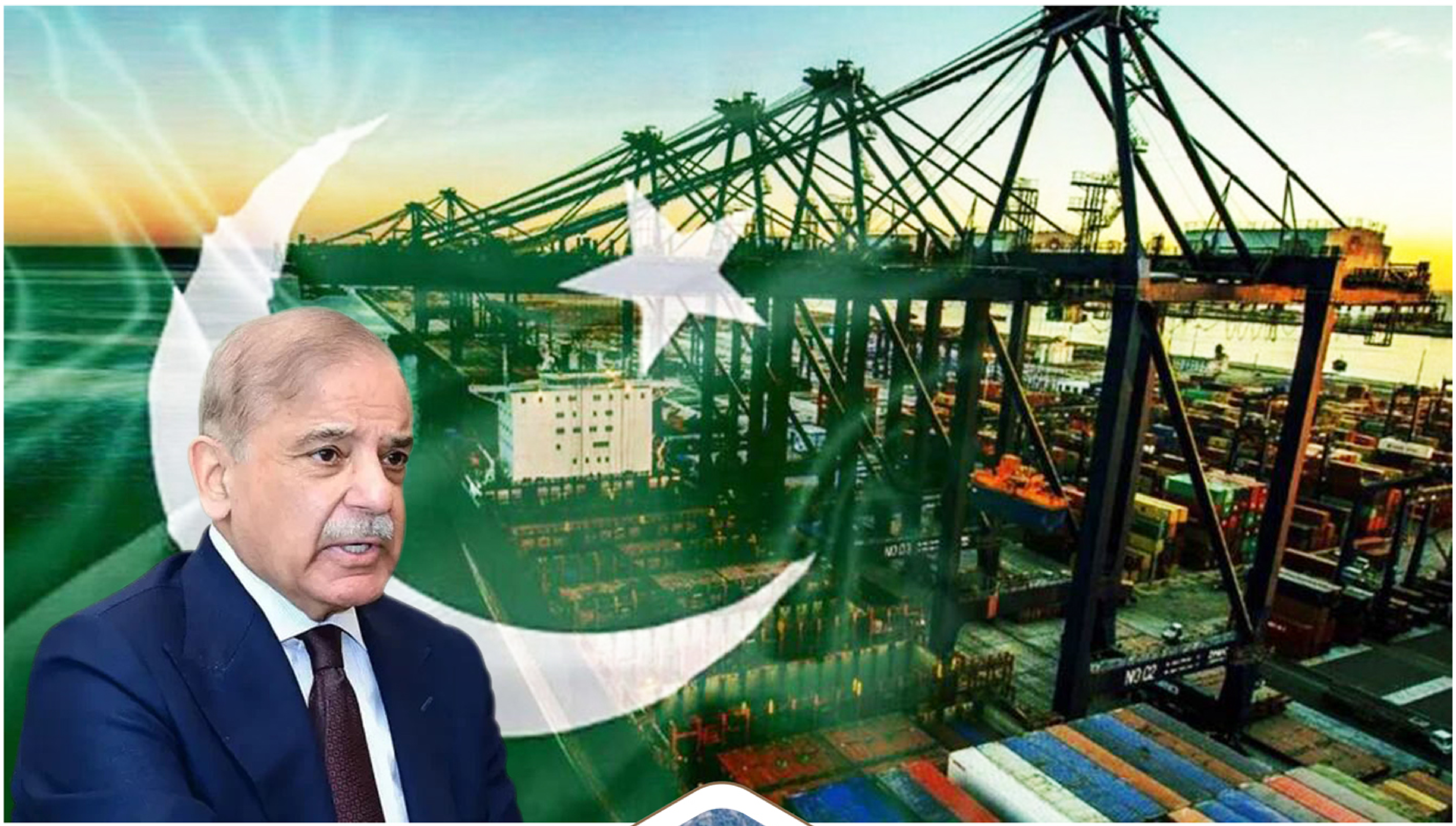

پاکستان کی معیشت ایک ایسے دور میں داخل ہو چکی ہے جہاں پالیسی تسلسل، اصلاحاتی ہم آہنگی اور سرمایہ کار دوست ماحول کے واضح ثمرات سامنے آ رہے ہیں۔ اسپیشل انویسٹمنٹ فیسلٹیشن کونسل (SIFC) کی دوراندیش قیادت اور جامع معاشی حکمتِ عملی کے نتیجے میں نہ صرف کاروباری اعتماد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے بلکہ صنعتی شعبہ بھی تیزی سے توسیعی مرحلے میں داخل ہو چکا ہے۔ حالیہ برسوں میں جس انداز سے بڑے صنعتی ادارے نئی سرمایہ کاری اور پیداواری صلاحیت میں اضافے کا اعلان کر رہے ہیں، وہ پاکستان کی معاشی سمت کے درست ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

ایس آئی ایف سی کا بنیادی مقصد سرمایہ کاری کے عمل کو آسان، شفاف اور تیز تر بنانا ہے۔ اسی وژن کے تحت پالیسیوں میں تسلسل، بین الوزارتی ہم آہنگی اور کاروباری رکاوٹوں کے خاتمے پر خصوصی توجہ دی گئی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مقامی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہوا اور صنعتی سرگرمیوں میں نمایاں تیزی دیکھنے میں آئی۔ آج پاکستان کا صنعتی شعبہ محض بقا کی جدوجہد نہیں کر رہا بلکہ توسیع، جدت اور مسابقت کے نئے مراحل طے کر رہا ہے۔

اسی مثبت صنعتی ماحول کی ایک نمایاں مثال ملک کی صفِ اوّل کی سیمنٹ ساز کمپنی ڈی جی خان سیمنٹ کا حالیہ اعلان ہے، جس کے تحت پاکستان کی سب سے بڑی سنگل یومیہ کلنکر لائن قائم کی جا رہی ہے۔ یہ نئی کلنکر لائن یومیہ 11 ہزار ٹن پیداواری صلاحیت کی حامل ہوگی، جو ملکی صنعتی تاریخ میں ایک اہم سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ منصوبہ نہ صرف سیمنٹ سیکٹر میں لاگت مؤثر پیداوار کو فروغ دے گا بلکہ بڑھتی ہوئی تعمیراتی اور انفراسٹرکچر کی طلب کو پورا کرنے میں بھی کلیدی کردار ادا کرے گا۔

سیمنٹ کا شعبہ کسی بھی معیشت میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس کا براہِ راست تعلق تعمیرات، انفراسٹرکچر اور روزگار سے ہوتا ہے۔ پاکستان میں حالیہ برسوں کے دوران ہاؤسنگ، سڑکوں، ڈیمز، صنعتی زونز اور دیگر ترقیاتی منصوبوں میں اضافہ ہوا ہے، جس کے باعث سیمنٹ کی طلب مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ڈی جی خان سیمنٹ کی نئی کلنکر لائن اس بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے ایک مضبوط سپلائی بنیاد فراہم کرے گی اور درآمدی انحصار کم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوگی۔

ڈی جی سیمنٹ پہلے ہی ملک بھر میں متعدد پیداواری یونٹس کے ذریعے کلنکر اور مختلف اقسام کے سیمنٹ کی تیاری میں سرگرم ہے۔ نئی توسیع سے نہ صرف کمپنی کی مجموعی پیداواری صلاحیت میں نمایاں اضافہ ہوگا بلکہ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے پیداواری لاگت میں کمی اور معیار میں بہتری بھی متوقع ہے۔ اس سے پاکستانی سیمنٹ صنعت کو علاقائی اور عالمی منڈیوں میں مزید مسابقتی برتری حاصل ہو سکے گی۔

یہ حقیقت بھی قابلِ غور ہے کہ ایسی بڑی توسیعی سرمایہ کاری صرف اس وقت ممکن ہوتی ہے جب سرمایہ کاروں کو پالیسیوں کے تسلسل، معاشی استحکام اور مستقبل کی سمت پر اعتماد ہو۔ ایس آئی ایف سی کے قیام کے بعد پاکستان میں یہی اعتماد بحال ہوا ہے۔ سرمایہ کار اب جانتے ہیں کہ ان کے منصوبے سرخ فیتے، غیر ضروری تاخیر اور پالیسی عدم استحکام کی نذر نہیں ہوں گے بلکہ انہیں ایک مربوط اور سہولت کار نظام کے تحت آگے بڑھایا جائے گا۔

ایس آئی ایف سی نے صنعتی شعبے کے ساتھ ساتھ توانائی، زراعت، آئی ٹی اور معدنیات جیسے اہم شعبوں میں بھی سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول پیدا کیا ہے۔ ون ونڈو آپریشن، تیز تر منظوریوں، اور شفاف ضابطہ کاری نے کاروباری لاگت اور وقت دونوں میں نمایاں کمی کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب صرف سیمنٹ ہی نہیں بلکہ اسٹیل، آٹو موبائل، فوڈ پروسیسنگ اور دیگر صنعتی شعبوں میں بھی توسیعی منصوبوں کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔

ملکی صنعت میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری دراصل پاکستان کی مجموعی معاشی سمت، استحکام اور طویل المدتی ترقی پر مضبوط اعتماد کا مظہر ہے۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوگا بلکہ روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے، برآمدات میں بہتری آئے گی اور حکومتی محصولات میں اضافہ ہوگا۔ یہ تمام عوامل مل کر معیشت کے استحکام اور عوامی فلاح میں اہم کردار ادا کریں گے۔

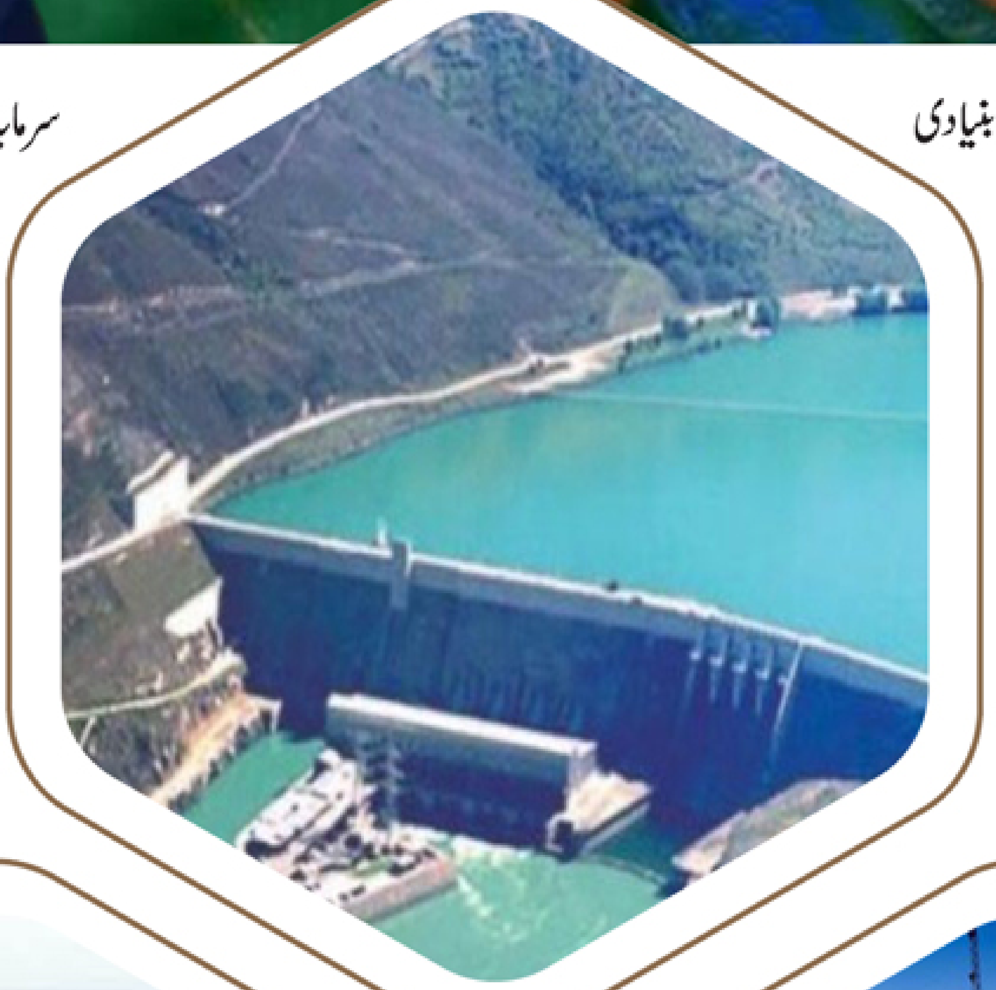

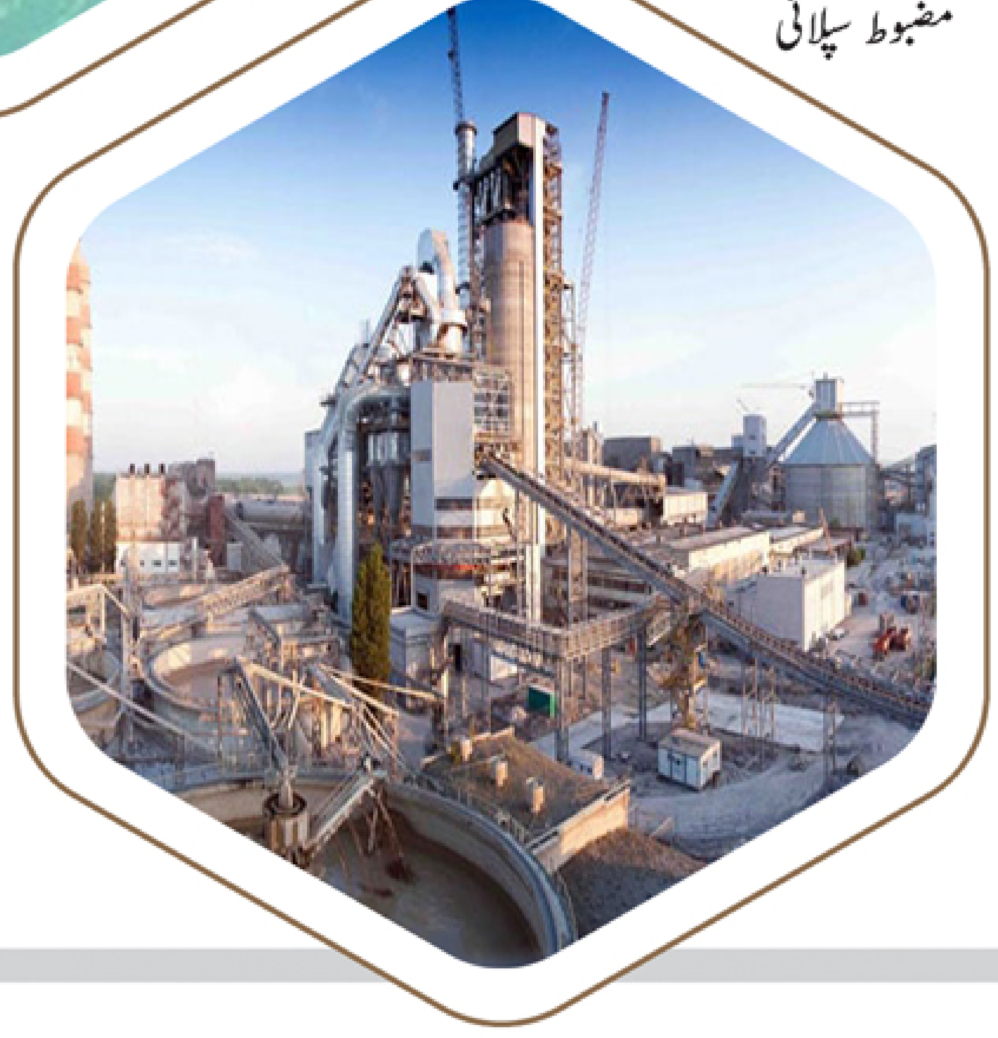

ڈی جی خان سیمنٹ کا 11 ہزار ٹن یومیہ صلاحیت کا منصوبہ اس بات کی علامت ہے کہ پاکستان کا صنعتی شعبہ اب دفاعی نہیں بلکہ جارحانہ ترقی کی حکمتِ عملی اپنا رہا ہے۔ یہ توسیع مستقبل میں دیگر کمپنیوں کے لیے بھی ایک مثال بنے گی اور ایک مثبت مسابقتی ماحول کو فروغ دے گی۔ جب ایک بڑی کمپنی اعتماد کے ساتھ سرمایہ کاری کرتی ہے تو اس کا اثر پوری سپلائی چین اور متعلقہ صنعتوں تک پھیلتا ہے۔

آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ایس آئی ایف سی کی بصیرت افروز قیادت کے باعث پاکستان کا سرمایہ کاری منظرنامہ ایک نئے، مستحکم اور پُراعتماد دور میں داخل ہو چکا ہے۔ صنعتی توسیع، پیداواری صلاحیت میں اضافہ اور معاشی بحالی کا عمل تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اگر یہی پالیسی تسلسل اور اصلاحاتی رفتار برقرار رہی تو پاکستان نہ صرف خطے بلکہ عالمی سطح پر بھی ایک مضبوط صنعتی معیشت کے طور پر ابھر سکتا ہے۔

سرسید یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام اسمیک کا انعقاد

اسپیڈ مائنڈ ایگزیکیوشن کمپیٹیشن SMEC 26 طلباء کی ذہنی وفکری صلاحیتوں کا اظہار ہے، چانسلر سرسید یونیورسٹی اکبر علی خان

صرف علم حاصل کرنا ہی کافی نہیں مسائل کے حل میں علم کا بروقت استعمال ہی اس کی اصل روح ہے، سی ای او برانڈ فاؤنڈیشن شیخ راشد عالم

SMAC طلباء کو اپنی صلاحیتوں کو دکھانے اور جانچنے کے لیے ایک بہترین پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے، چیف ایگزیکیٹو ٹرینڈ مائیکرو عمیر شیخ

اس طرح کے ایونٹس مختلف یونیورسٹیوں کے طلباء کے درمیان جدت اور تعاون کے جذبے کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہیں، ڈاکٹر کاشف شیخ

اسمیک کی سربراہ عائشہ عروج نے گزشتہ دہائی کے دوران حاصل کردہ کامیابیوں پر روشنی ڈالی اس موقع پر ہر کیٹیگری میں جیتنے والوں کو شیلڈز پیش کی گئیں

پروقار تقریب کے شرکاء میں مسز ارم اکبر علی، عادل عسکری، ڈاکٹر جعفر نذیر عثمانی محسن کاظم، شاہد جمیل اور دیگر شامل تھے۔ تقریب کا نظم وضبط مثالی تھا

خصوصی رپورٹ

سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے شعبہ کمپیوٹر سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی کے زیرِ اہتمام بین الجامعہ اسپیڈ مائنڈ ایگزیکیوشن مقابلہ (SMEC-26) کی اختتامی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس کا مقصد باصلاحیت طلباء کو ایک مسابقتی ماحول میں اپنی ذہنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کا موقع فراہم کرنا تھا۔ کراچی کی مختلف یونیورسٹیوں کے طلباء وطالبات نے ان مقابلوں میں حصہ لیا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی سرسید یونیورسٹی کے چانسلر، محمد اکبر علی خان تھے جبکہ برانڈ فاؤنڈیشن کے سی ای او شیخ راشد عالم نے مہمانِ اعزازی کے طور پر شرکت کی۔ اس موقع پر سرسید یونیورسٹی کو برانڈ آف دی ایئر ایوارڈ سے نوازا گیا۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سرسید یونیورسٹی کے چانسلر اکبر علی خان نے کہا کہ اسپیڈ مائنڈ ایگزیکیوشن کمپیٹیشن (SMEC-26) نہ صرف طلباء کی ذہنی وفکری صلاحیتوں کا اظہار ہے بلکہ تخلیقی صلاحیتوں، مہارت وتعاون کے فروغ کا ایک موثر ذریعہ بھی ہے۔ اسپیڈ مائنڈ ایگزیکیوشن مقابلے ہمارے طلباء کو چیلنج کرنے کے لیے ڈیزائن کیے گئے تھے تاکہ وہ تنقیدی انداز میں سوچیں اور اپنی ذہنی صلاحیتوں کو وسعت دیں۔ تیزی سے ترقی کرتی دنیا میں انوویشن اور مہارت کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ اسمیک نے نوجوانوں کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے، صحت مند مقابلے میں حصہ لینے اور ایک دوسرے سے سیکھنے کے لیے ایک بہترین پلیٹ فارم فراہم کیا۔

اپنے خطاب میں برانڈ فاؤنڈیشن کے چیف ایگزیکیٹو شیخ راشد عالم نے کہا کہ صرف علم حاصل کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ مسائل کے حل میں علم کا درست اور بروقت استعمال ہی اس کی اصل روح ہے۔ ہمارے نوجوان نہ صرف بڑے خواب دیکھتے ہیں بلکہ انھیں عملی جامہ پہنانے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ یہ نالج اکانومی کا دور ہے۔ اس مقابلے کے دوران آپ نے جو مہارتیں حاصل کی ہیں وہ مستقبل میں آپ کے بہت کام آئیں گی۔

ٹرینڈ مائیکرو کے چیف ایگزیکیٹو عمیر شیخ نے کہا

(دائیں سے بائیں، اوپر) سرسید یونیورسٹی کے چانسلر محمد اکبر علی خان، شیخ راشد عالم، (دائیں سے بائیں، نیچے) ڈاکٹر کاشف شیخ اور عائشہ عروج اسپیڈ مائنڈ ایگزیکیوشن مقابلوں کی اختتامی تقریب سے خطاب کررہے ہیں

کہ SMAC طلباء کو اپنی صلاحیتوں کو دکھانے اور جانچنے کے لیے ایک بہترین پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے سائبر سیکیوریٹی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ یہ محض ایک جاب نہیں بلکہ ایک ذمہ داری ہے۔ جسے سنجیدگی سے لینا چاہیے۔

شعبہ کمپیوٹر سائنس اور آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کے چیئرپرسن ڈاکٹر کاشف شیخ نے طلباء کو مشورہ دیا کہ وہ چیلنجز کو سیکھنے اور ترقی کے مواقع کے طور پر دیکھیں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے ایونٹس مختلف یونیورسٹیوں کے طلباء کے درمیان جدت اور تعاون کے جذبے کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہیں۔

اسمیک کی سربراہ عائشہ عروج نے گزشتہ دہائی کے دوران حاصل کردہ کامیابیوں پر روشنی ڈالی۔ تقریب کے اختتام پر ہر کیٹیگری میں جیتنے والوں کو شیلڈز پیش کی گئیں۔

تقریب کے شرکاء میں مسز ارم اکبر علی، عادل عسکری، ڈاکٹر جعفر نذیر عثمانی، محسن کاظم، شاہد جمیل اور دیگر شامل تھے۔

ایف بی آر میں مالی بے ضابطگیوں کا انکشاف

قومی خزانے کو کروڑوں کا نقصان

خصوصی رپورٹ

حال ہی میں قومی اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (PAC) کی ذیلی کمیٹی کے اجلاس میں فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) کے اندر مالی بے ضابطگیوں اور کسٹمز قوانین کی خلاف ورزیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ یہ اجلاس پارلیمنٹ ہاؤس میں کمیٹی کی کنوینئر شاہدہ اختر کی زیرِ صدارت ہوا، جس میں آڈٹ رپورٹ 14-2013 کے تحت 2010 سے 2014 کے دوران تاخیر سے ادائیگیوں پر سرچارج وصول نہ کرنے کے باعث قومی خزانے کو کروڑوں روپے کے نقصان کی تفصیلات سامنے آئیں۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ کسٹمز ایکٹ 1969 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بعض دفاتر میں بروقت ادائیگی نہ کرنے پر سرچارج لاگو نہیں کیا گیا۔ اس کی وجہ سے قومی خزانے کو صرف ایک کیس میں ایک کروڑ 51 لاکھ 50 ہزار روپے کا نقصان پہنچا۔ آڈٹ حکام کے مطابق کراچی اور اسلام آباد کے کسٹمز دفاتر میں ادائیگیوں میں تاخیر 11 دن سے لے کر 385 دن تک ریکارڈ کی گئی، جس سے سرکاری ریکوری میں خلل پڑا۔ مزید برآں، آڈٹ بریفنگ میں یہ بھی انکشاف کیا گیا کہ 13 کروڑ 38 لاکھ روپے کی رقم اب بھی محکمانہ کارروائی کی منتظر ہے جبکہ صرف 9 لاکھ 60 ہزار روپے کی وصولی کی تصدیق ہوسکی۔ آڈٹ حکام نے واضح کیا کہ سرکاری واجبات کی بروقت وصولی نہ ہونے سے قومی خزانے کو براہِ راست نقصان پہنچا، اور اس امر کی فوری اصلاح ضروری ہے۔ چیئرمین ایف بی آر نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ ایک سرکاری ادارے کی جانب سے ادائیگیوں میں تاخیر ہوئی، جس پر لیٹ پیمنٹ سرچارج عائد ہونا تھا۔ تاہم، اس کی منظوری کے عمل میں تاخیر ہوئی جس کی وجہ سے ریکوری وقت پر نہیں ہوسکی۔ کمیٹی نے اس معاملے کی آڈٹ پیرا کی ویریفیکیشن کی ہدایت دیتے ہوئے مسئلہ حل کرنے کے اقدامات کی تصدیق کی۔ اجلاس میں ایک اور آڈٹ پیرا پر بھی غور کیا گیا جس میں اضافی کسٹمز ڈیوٹی وصول نہ ہونے کی وجہ سے 2 کروڑ 55 لاکھ روپے کے نقصان کا انکشاف ہوا۔ آڈٹ حکام نے بتایا کہ پانچ مختلف کسٹمز کلیکٹوریٹس نے اضافی ڈیوٹی وصول کیے بغیر درآمدات کلیئر کیں، یہ بے ضابطگی جولائی سے دسمبر 2013 کے دوران سامنے آئی۔ اس ضمن میں ڈی اے سی اجلاس میں 25 لاکھ روپے کی جزوی ریکوری رپورٹ کی گئی تھی، جس پر چیئرمین ایف بی آر نے واضح کیا کہ ریکوری مشکل ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ کوشش ترک کر دی جائے۔

چیئرمین ایف بی آر نے کمیٹی کو یقین دہانی کرائی کہ پورا کسٹمز نظام اب کمپیوٹرائز کر دیا گیا ہے اور آئندہ اس قسم کی بے ضابطگیاں پیدا نہیں ہوں گی۔ ایف بی آر حکام کے مطابق مجموعی طور پر 15 اعشاریہ 6 ملین روپے کی ریکوری ہو چکی ہے جبکہ 10 اعشاریہ 9 ملین روپے کی وصولی ابھی باقی ہے۔ یہ اقدامات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ حکومت اور ایف بی آر مالی شفافیت اور ریکوری میں بہتری کے لیے سنجیدہ ہیں۔ یہ انکشافات ایک واضح پیغام دیتے ہیں کہ اگرچہ پچھلے کچھ سالوں میں مالی نظام میں خامیاں رہی ہیں، مگر موجودہ انتظامیہ نے ان مسائل کی نشاندہی کی اور اصلاحات کی جانب عملی اقدامات کیے ہیں۔ پاکستان میں مالی شفافیت اور محکمانہ جوابدہی کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ قدم خوش آئند ہے۔ ایف بی آر میں یہ مالی بے ضابطگیاں متعدد وجوہات کی وجہ سے سامنے آئیں۔ ان میں سب سے اہم وجہ یہ تھی کہ کسٹمز دفاتر میں بروقت ادائیگی اور سرچارج وصولی کے عمل میں لاپرواہی اور انتظامی غفلت پائی گئی۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف قومی خزانے کو نقصان ہوا بلکہ سرکاری اداروں کی مالی کارکردگی بھی متاثر ہوئی۔ آڈٹ رپورٹ کے مطابق کراچی اور اسلام آباد کے کسٹمز دفاتر میں ادائیگیوں میں کئی ماہ کی تاخیر ریکارڈ کی گئی، جو کہ کسٹمز قوانین کی صریح خلاف ورزی ہے۔ چیئرمین ایف بی آر کے مطابق اس قسم کی خامیوں کو دور کرنے کے لیے پورے کسٹمز نظام کو جدید اور کمپیوٹرائزڈ بنایا گیا ہے۔ اب تمام ریکارڈ اور ادائیگیوں کی نگرانی ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے ذریعے کی جائے گی، جس سے بروقت وصولی یقینی بنائی جا سکے گی اور انسانی غلطیوں کے امکانات بھی کم ہوں گے۔ یہ اقدام نہ صرف شفافیت کو فروغ دیتا ہے بلکہ مستقبل میں قومی خزانے کی حفاظت میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔ اس اجلاس میں یہ بھی زیرِ بحث آیا کہ اضافی کسٹمز ڈیوٹی وصول نہ کرنے کے باعث 2 کروڑ 55 لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ پانچ مختلف کسٹمز کلیکٹوریٹس نے اس عرصے میں درآمدات کلیئر کیں بغیر کہ اضافی ڈیوٹی وصول کی جائے۔ آڈٹ حکام نے واضح کیا کہ یہ خامیاں جولائی تا دسمبر 2013 کے دوران پیش آئیں، اور اس کے بعد اصلاحات کے تحت نظام کو مزید مضبوط بنایا گیا۔

مزید یہ کہ آڈٹ بریفنگ میں بتایا گیا کہ 13 کروڑ 38 لاکھ روپے کی رقم تاحال محکمانہ کارروائی کی منتظر ہے، جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ ریکوری کے عمل میں مزید شفافیت اور موثر نگرانی کی ضرورت ہے۔ ایف بی آر نے اس حوالے سے مختلف اقدامات شروع کیے ہیں، جن میں ریکوری ٹیموں کی تشکیل اور کیسز کی ڈیجیٹل ٹریکنگ شامل ہے۔ ایف بی آر کی موجودہ انتظامیہ نے کمیٹی کو یقین دلایا کہ ریکوری کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑی جائے گی۔ چیئرمین ایف بی آر نے کہا کہ اگرچہ کچھ ریکوری مشکل ہوسکتی ہے، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ کوششیں ترک کر دی جائیں۔ اس حوالے سے اب تک 15 اعشاریہ 6 ملین روپے کی ریکوری ہو چکی ہے جبکہ 10 اعشاریہ 9 ملین روپے کی وصولی باقی ہے، جو مستقبل قریب میں مکمل ہونے کی توقع ہے۔ یہ اقدامات پاکستان کی مالیاتی شفافیت اور اداروں کی جوابدہی کے لیے اہم سنگ میل ہیں۔ پاکستان میں سرکاری اداروں کے مالی ریکارڈ کی نگرانی، بروقت وصولی، اور شفاف نظام کی تعمیر نہ صرف ملکی معیشت کو مستحکم کرتی ہے بلکہ سرمایہ کاروں اور عوام کے اعتماد کو بھی بڑھاتی ہے۔ کمپیوٹرائزڈ سسٹمز کی تنصیب کے بعد اب ایف بی آر کے پاس تمام مالی ریکارڈ کی مکمل معلومات دستیاب ہیں، جس سے کسی بھی تاخیر یا مالی بے ضابطگی کی فوری نشاندہی ممکن ہوگی۔ اس طرح کے اقدامات پاکستان کے مثبت چہرے کو اجاگر کرتے ہیں کہ یہاں کی حکومت اور سرکاری ادارے مالی اصلاحات اور شفافیت کے لیے سنجیدہ ہیں۔ حالیہ اجلاس میں ہونے والے انکشافات یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ اگرچہ ماضی میں کچھ خامیاں رہی ہیں، مگر اب نظام کی مضبوطی اور شفافیت پر خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ یہ اصلاحات نہ صرف مالی نقصان کو کم کریں گی بلکہ قومی خزانے کے تحفظ اور حکومتی کارکردگی میں بھی اضافہ کریں گی۔ آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی ذیلی کمیٹی کے اجلاس نے مالی شفافیت اور جوابدہی کے حوالے سے ایک واضح پیغام دیا ہے۔ ایف بی آر میں کمپیوٹرائزیشن اور شفاف نظام کے نفاذ سے مستقبل میں بروقت ریکوری، ادائیگیوں کی نگرانی، اور کسٹمز ڈیوٹی کی وصولی یقینی بنائی جا سکتی ہے۔ پاکستان میں مالی اصلاحات کے یہ اقدامات نہ صرف قومی خزانے کے لیے فائدہ مند ہیں بلکہ عالمی سطح پر بھی پاکستان کے مثبت امیج کو فروغ دیتے ہیں۔ پاکستان کی حکومت اور ایف بی آر کی موجودہ انتظامیہ کی جانب سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ مسائل کی نشاندہی کرنے کے بعد اصلاحات اور شفافیت کے اقدامات کرنا ممکن ہے، اور آئندہ ایسے مالی نقصانات سے بچنا بھی ممکن ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان مالی شفافیت، اداروں کی جوابدہی، اور اقتصادی ترقی کے لیے سنجیدہ اقدامات کر رہا ہے، اور مستقبل میں ایسی بے ضابطگیوں کا سدباب کرنے کے لیے جامع نظام موجود ہے۔

خصوصی رپورٹ

پاکستان خصوصاً بلوچستان کے لیے یہ لمحہ باعثِ مسرت، فخر اور امید ہے کہ صوبے کے ایک باصلاحیت طالب علم محمد سرفراز نے اپنی جدت، محنت اور سائنسی تحقیق کے ذریعے عالمی سطح پر پاکستان کا نام روشن کر دیا۔ محمد سرفراز نے کیلے کے تنے سے قدرتی فائبر تیار کرنے کا ایسا کامیاب اور قابلِ عمل منصوبہ پیش کیا جسے بین الاقوامی سطح پر غیر معمولی پذیرائی حاصل ہوئی اور انہیں ''Discover Initiative Fibre Natural'' کے عالمی ایوارڈ سے نوازا گیا۔

یہ ایوارڈ جرمنی کے شہر فرینکفرٹ میں منعقد ہونے والی دنیا کی سب سے بڑی ہوم ٹیکسٹائل نمائش ہیم ٹیکسٹائل (Heimtextil) کے موقع

بلوچستان کے باصلاحیت طالب علم کی تحقیق کی عالمی سطح پر پذیرائی

کیلے کے تنے سے قدرتی فائبر تیار کرنے پر پاکستانی نوجوان محمد سرفراز کو جرمنی میں عالمی ایوارڈ

پر دیا گیا، جہاں دنیا بھر سے ٹیکسٹائل، تحقیق اور ماحول دوست مصنوعات سے وابستہ ادارے شریک ہوتے ہیں۔

عالمی مقابلہ، سخت معیار اور پاکستانی کامیابی

اس بین الاقوامی مقابلے میں دنیا بھر کے 100 سے زائد تحقیقی اداروں، کمپنیوں اور تعلیمی اداروں نے شرکت کی۔ ہر منصوبہ جدت، ماحولیاتی افادیت، پائیداری اور تجارتی امکانات جیسے سخت عالمی معیار پر پرکھا گیا۔ ایسے سخت مقابلے میں بلوچستان کے ایک طالب علم کا منتخب ہونا نہ صرف محمد سرفراز کی قابلیت کا ثبوت ہے بلکہ یہ پاکستان کے تعلیمی اور تحقیقی پوٹینشل کو بھی دنیا کے سامنے لاتا ہے۔

محمد سرفراز کے منصوبے کو خاص طور پر اس لیے سراہا گیا کیونکہ یہ ماحول دوست ہونے کے ساتھ ساتھ معاشی اور تجارتی لحاظ سے بھی قابلِ عمل ہے، جو آج کی دنیا میں کسی بھی تحقیق کی سب سے بڑی ضرورت سمجھی جاتی ہے۔

کیلے کے تنے سے فائبر: ایک انقلابی خیال

عام طور پر کیلے کے تنے کو فصل حاصل کرنے کے بعد ضائع کر دیا جاتا ہے یا جلایا جاتا ہے، جس سے ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ محمد سرفراز نے اسی بظاہر بے کار زرعی فضلے کو ایک قیمتی خام مال میں بدلنے کا بیڑا اٹھایا۔

انہوں نے کیلے کے تنوں سے اعلیٰ معیار کا قدرتی فائبر تیار کیا جو:

مضبوط اور پائیدار ہے
ماحول دوست ہے
بایوڈی گریڈیبل ہے
ٹیکسٹائل، قالین، ہوم ٹیکسٹائل اور صنعتی مصنوعات میں استعمال ہوسکتا ہے

یہ فائبر مصنوعی ریشوں کے مقابلے میں ماحول کے لیے کم نقصان دہ ہے اور عالمی سطح پر پائیدار ٹیکسٹائل (TextilesSustainable) کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔

چار سالہ جدوجہد، محنت اور تحقیق

محمد سرفراز کی یہ کامیابی کسی ایک دن کا نتیجہ نہیں۔ انہوں نے چار سال تک مسلسل تحقیق، تجربات اور ناکامیوں کے بعد کیلے کے تنے سے فائبر تیار کرنے کا مؤثر طریقہ وضع کیا۔

ان چار برسوں میں:

خام مال کے مسائل
تکنیکی رکاوٹیں
محدود وسائل
تحقیقی سہولیات کی کمی

جیسے چیلنجز سامنے آئے، مگر محمد سرفراز نے ہمت نہیں ہاری۔ ان کی یہ استقامت اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر جذبہ، مقصد اور محنت ساتھ ہوں تو وسائل کی کمی بھی راستہ نہیں روک سکتی۔

ماحولیاتی تحفظ میں اہم کردار

دنیا اس وقت ماحولیاتی بحران، موسمیاتی تبدیلی اور پلاسٹک آلودگی جیسے سنگین مسائل سے دوچار ہے۔ ایسے میں محمد سرفراز کا منصوبہ عالمی ماہرین کی توجہ کا مرکز بنا کیونکہ یہ:

زرعی فضلے کے مؤثر استعمال کو فروغ دیتا ہے
قدرتی وسائل کے ضیاع کو روکتا ہے
ماحول دوست متبادل فراہم کرتا ہے
کاربن فٹ پرنٹ کم کرنے میں مددگار ہے

یہ تحقیق پاکستان کو بھی ماحول دوست صنعتوں کی طرف لے جانے میں سنگِ میل ثابت ہوسکتی ہے۔

تجارتی اور معاشی امکانات

ماہرین کے مطابق محمد سرفراز کا تیار کردہ فائبر نہ صرف سائنسی کامیابی ہے بلکہ اس میں تجارتی سطح پر بڑے امکانات بھی موجود ہیں۔ اگر اس منصوبے کو صنعتی پیمانے پر فروغ دیا جائے تو:

زرعی علاقوں میں روزگار کے مواقع پیدا ہوسکتے ہیں
ٹیکسٹائل انڈسٹری کو مقامی خام مال مل سکتا ہے
درآمدی فائبر پر انحصار کم ہوسکتا ہے
پاکستان کو ماحول دوست مصنوعات کی برآمدات میں فائدہ ہوسکتا ہے

یہ منصوبہ خاص طور پر بلوچستان جیسے صوبے کے لیے معاشی ترقی کا نیا راستہ کھول سکتا ہے۔

اساتذہ اور نوجوانوں کے نام اعزاز

محمد سرفراز نے یہ اعزاز حاصل کرنے کے بعد اسے اپنے اساتذہ اور بلوچستان کے باصلاحیت نوجوانوں کے نام منسوب کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ:

''یہ کامیابی صرف میری نہیں، یہ میرے اساتذہ کی رہنمائی اور بلوچستان کے نوجوانوں کی صلاحیتوں کا اعتراف ہے۔ اگر مواقع دیے جائیں تو ہم دنیا میں کسی سے کم نہیں۔''

یہ بیان نہ صرف ان کی عاجزی کو ظاہر کرتا ہے بلکہ تعلیمی نظام میں اساتذہ کے کردار کی اہمیت کو بھی اجاگر کرتا ہے۔

بلوچستان کے مثبت تشخص کی عکاسی

اکثر بلوچستان کو مسائل، محرومی اور پسماندگی کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے، مگر محمد سرفراز کی کامیابی اس تاثر کو توڑتی ہے۔ یہ ثابت کرتی ہے کہ بلوچستان:

ذہین اور تخلیقی نوجوانوں کا گہوارہ ہے
تحقیق اور جدت کی صلاحیت رکھتا ہے
اگر سہولیات ملیں تو عالمی سطح پر نمایاں ہوسکتا ہے

یہ کامیابی صوبے کے نوجوانوں کے لیے ایک روشن مثال اور حوصلے کا پیغام ہے۔

حکومت اور اداروں کے لیے پیغام

محمد سرفراز کی کامیابی حکومت، جامعات اور تحقیقی اداروں کے لیے ایک واضح پیغام ہے کہ:

نوجوان محققین کو سہولیات دی جائیں
تحقیق کو صنعت سے جوڑا جائے
ماحول دوست منصوبوں میں سرمایہ کاری کی جائے
بلوچستان جیسے علاقوں میں تعلیمی مواقع بڑھائے جائیں

ایسا کرنے سے پاکستان عالمی سطح پر تحقیق اور جدت کے میدان میں مضبوط مقام حاصل کرسکتا ہے۔

قومی فخر اور امید کی کرن

پاکستان کے ہونہار بلوچ نوجوان محمد سرفراز کی یہ کامیابی پورے ملک کے لیے باعثِ صد افتخار ہے۔ یہ ثابت کرتی ہے کہ پاکستانی نوجوان اگر عزم، علم اور محنت کے ساتھ آگے بڑھیں تو عالمی سطح پر بھی اپنی شناخت بنا سکتے ہیں۔

یہ کامیابی صرف ایک طالب علم کی نہیں بلکہ پاکستان کے روشن مستقبل کی علامت ہے — ایک ایسا مستقبل جہاں تحقیق، ماحول دوستی اور جدت ہماری پہچان بنے۔

پہلے چھ ماہ میں سمندری خوراک کی برآمدات میں 22 فیصد اضافہ

برآمدات میں یہ اضافہ عالمی منڈیوں میں پاکستانی سمندری فشریز کی بڑھتی ہوئی مسابقت اور مسلسل برآمدی رفتار کا عکاس ہے، وفاقی وزیر جنید انوار چوہدری

کراچی (کامرس ڈیسک) وفاقی وزیر برائے بحری امور محمد جنید انوار چوہدری نے کہا ہے کہ مالی سال 2025-26 کے پہلے چھ ماہ کے دوران ملک کے سمندری فشریز سیکٹر نے نمایاں ترقی کی، جس کے نتیجے میں جولائی سے دسمبر 2025 کے دوران سمندری خوراک (سی فوڈ) کی برآمدات 1 لاکھ 22 ہزار 629 میٹرک ٹن تک پہنچ گئیں جن کی مجموعی مالیت 253.24 ملین ڈالر رہی۔ میرین فشریز ڈیپارٹمنٹ کے جاری کردہ اعداد و شمار پر تبصرہ کرتے ہوئے وفاقی وزیر نے کہا کہ برآمدات میں یہ اضافہ عالمی منڈیوں میں پاکستانی سمندری فشریز کی بڑھتی ہوئی مسابقت اور مسلسل برآمدی رفتار کا عکاس ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ مالی سال 2024-25 کے اسی عرصے میں برآمدات کا حجم 1 لاکھ 2 ہزار 942 میٹرک ٹن اور مالیت 208.25 ملین ڈالر تھی۔ اس طرح رواں مالی سال کے پہلے چھ ماہ میں مقدار کے لحاظ سے 19.1 فیصد جبکہ مالیت کے اعتبار سے 21.6 فیصد سالانہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ جنید انوار چوہدری نے کہا کہ فشریز کا شعبہ قومی بحری معیشت کا ایک اہم ستون ہے جو بحیرہ عرب کے ساحلی علاقوں، بالخصوص سندھ اور بلوچستان میں لاکھوں افراد کے روزگار کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ شعبہ تاریخی طور پر مجموعی قومی پیداوار (جی ڈی پی) میں تقریباً ایک فیصد حصہ ڈالتا رہا ہے اور کورونا وبا کے بعد اس نے جدید پروسیسنگ سہولیات، بہتر کولڈ چین لاجسٹکس اور بین الاقوامی معیار کے مطابق سخت سرٹیفکیشن کے ذریعے دوبارہ مضبوطی حاصل کی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق فروزن مچھلی بدستور سب سے بڑی برآمدی شے رہی، جس کی مقدار 26 ہزار 669 میٹرک ٹن اور مالیت 53.33 ملین ڈالر رہی۔ اس کے بعد جھینگا اور پراونز کی برآمدات سے 40.46 ملین ڈالر جبکہ فروزن کٹل فش سے 36.13 ملین ڈالر کا زرمبادلہ حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ جھینگا میل، کیکڑے، سارڈین، میکریل، فلیٹ فش اور فش میل سمیت دیگر مصنوعات نے بھی برآمدی آمدن میں اضافے میں کردار ادا کیا، جو ویلیو ایڈڈ پروسیسنگ اور تنوع کی عکاسی کرتا ہے۔ چین بدستور پاکستان کی سمندری خوراک کا سب سے بڑا خریدار رہا، جہاں 83 ہزار 602 میٹرک ٹن سے زائد برآمدات کی گئیں جن کی مالیت 149.2 ملین ڈالر رہی، جو مجموعی برآمدات کا تقریباً 59 فیصد بنتی ہے۔ تھائی لینڈ 31.3 ملین ڈالر کی درآمدات کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہا، جہاں جھینگا اور پراونز کی طلب میں اضافہ پاکستان کے سرٹیفائیڈ پروسیسنگ معیار کے باعث ممکن ہوا۔ متحدہ عرب امارات، ملائیشیا اور جاپان بھی نمایاں خریداروں میں شامل رہے، جہاں کٹل فش اور فش میل کی برآمدات میں اضافہ دیکھا گیا۔ وفاقی وزیر کے مطابق یورپی یونین، سعودی عرب، ویتنام، کویت اور امریکا میں بھی مارکیٹ ڈائیورسفکیشن کی پالیسی کے تحت برآمدات میں توسیع ہوئی ہے۔ ماہانہ اعداد و شمار کے مطابق نومبر میں برآمدات 56.42 ملین ڈالر اور دسمبر میں 55 ملین ڈالر کی سطح پر پہنچ گئیں، جس میں موسمی طلب اور لاجسٹکس میں بہتری نے اہم کردار ادا کیا۔ فشریز سیکٹر سے نان ٹیکس ریونیو بھی بڑھ کر 127.7 ملین روپے (تقریباً 4 لاکھ 60 ہزار ڈالر) ہو گیا، جو گزشتہ سال 118 ملین روپے تھا۔ جنید انوار چوہدری نے اس پیش رفت کو وزارتِ بحری امور کی حکومتی پالیسیوں کا نتیجہ قرار دیا، جن میں عالمی میری ٹائم آرگنائزیشن (آئی ایم او) کے ساتھ پائیدار ماہی گیری کے منصوبے اور کراچی و گوادر بندرگاہوں پر انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ترقی زرمبادلہ کے ذخائر اور معاشی استحکام میں فشریز سیکٹر کے بڑھتے ہوئے کردار کی نشاندہی کرتی ہے، تاہم سمندری حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کے لیے سخت ریگولیٹری عملدرآمد اور پائیدار ماہی گیری ناگزیر ہے۔ وفاقی وزیر نے ماحولیاتی تبدیلی کے باعث مچھلیوں کی نقل مکانی جیسے چیلنجز کا بھی اعتراف کیا، تاہم کہا کہ ای ڈی این اے مانیٹرنگ جیسے جدید طریقے اور بلیو اکانومی حکمتِ عملی تیزی سے فروغ پا رہی ہے، جس کے ذریعے پاکستان آئی ایم او کنونشنز سے ہم آہنگی اور علاقائی تعاون کو مزید مضبوط بنا رہا ہے۔

چند بجلی صارفین کی جانب سے بل نہ ادا کرنے پر مستقل بل جمع کرنے والے متاثر

شہری نے بل جمع نہ کرانے کے باعث مستقل جمع کرنیوالے صارف کی بجلی منقطع کرنے کے معاملے پر عدالت سے رجوع کرلیا

کراچی (کامرس ڈیسک) شہری نے بل جمع نہ کرانے کے باعث مستقل جمع کرنیوالے صارف کی بجلی منقطع کرنے کے معاملے پر عدالت سے رجوع کرلیا۔ سندھ ہائیکورٹ کے آئینی بینچ میں دیگر صارفین کے بل جمع نہ کرانے کے باعث مستقل بل جمع کرنے والے صارف کی بجلی منقطع کرنے کے معاملے کی سماعت کی گئی۔ عدالت نے درخواست گزار کی جانب سے فوری سماعت کی استدعا منظور کرلی۔ درخواست گزار کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ ان کے مکل اورنگی ٹاؤن نمبر 8، داتا نگر کے رہائشی اور کے الیکٹرک کے اسٹار کسٹمر ہیں، بل ادا کرنے کے باوجود علاقے میں غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ کا سامنا ہے اور 13 جنوری کو کے الیکٹرک نے بغیر کسی پیشگی نوٹس پورے علاقے کی بجلی منقطع کردی۔ درخواست میں کہا گیا کہ کے الیکٹرک نے ہائی لائن لاسز کا جواز دے کر علاقے کا پی ایم ٹی منقطع کیا، جبکہ باقاعدہ بل ادا کرنے والے صارفین کے خلاف یہ اقدام امتیازی سلوک ہے۔ درخواست گزار کے مطابق طویل بجلی بندش سے روزمرہ زندگی شدید متاثر ہوئی اور متعدد کوششوں اور شکایتوں کے باوجود بجلی بحال نہیں کی جاسکی۔ نومبر 2025 میں بھی اسی طرح علاقے کی بجلی منقطع کی گئی تھی۔ درخواست میں کہا گیا کہ نیپرا ایکٹ کے تحت بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں پر بلا امتیاز بجلی کی فراہمی لازم ہے اور چند صارفین کی جانب سے عدم ادائیگی کو بنیاد بنا کر پورے علاقے کی بجلی بند کرنے کی اجازت کسی قانون میں نہیں ہے، کنزیومر سروس مینوئل 2021 کے تحت بجلی منقطع کرنے کا اختیار صرف نادہندگان کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے۔ سندھ ہائیکورٹ نے کے الیکٹرک، نیپرا اور دیگر فریقین کو نوٹس جاری کرتے ہوئے 21 جنوری تک جواب طلب کرلیا۔ درخواست میں استدعا کی گئی ہے کہ کے الیکٹرک کے پورے علاقے کی بجلی منقطع کرنے کے اقدام کو غیر قانونی قرار دیا جائے، علاقے کی بجلی فوری طور پر بحال کی جائے اور نیپرا کو کے الیکٹرک کے خلاف کارروائی کا حکم دیا جائے۔

کراچی میں ٹریفک پولیس موبائل ایپ کے ذریعے بھی ای چالان کی تیاری

کراچی (اسٹاف رپورٹر) کراچی میں سیف سٹی کے کیمروں کے ذریعے ای چالان کے بعد اب موبائل فون کے خصوصی ایپ کے ذریعے بھی ای چالان کا سلسلہ شروع کیا جارہا ہے۔ پولیس حکام کے مطابق اس سلسلے میں ایک خصوصی ایپ تیار کرالی گئی ہے جس سے جلد ہی تجرباتی طور پر کام شروع کیا جائے گا۔ حکام کے مطابق یہ ایپ کراچی کے مجاز پولیس افسران کے ذاتی موبائل فون میں ڈان لوڈ کی جائے گی، پولیس افسر ڈیوٹی کے دوران اپنے علاقے میں کسی بھی گاڑی کی ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی دیکھے گا تو وہ ایپ کے ذریعے تصویر بنائے گا۔ حکام نے بتایا کہ خودکار سسٹم کے تحت وہ تصویر ٹریفک پولیس کے ای چالاننگ افسر تک جائے گی جو اس خلاف ورزی کا ای چالان جاری کرے گا جب کہ مذکورہ چالان میں ٹریفک پولیس افسر کی بھی نشاندہی کی جائے گی۔

پنجاب کو مکمل طور پر پُرامن اور کرائم فری بنانا ترجیحات میں شامل ہے، وزیراعلیٰ مریم نواز شریف

عوام کی جان و مال کی حفاظت اور جرائم پیشہ افراد کا قلع قمع کرنے کا عزم کر رکھا، جان و مال کی حفاظت کیلئے جان نچھاور کرنیوالے قابل تحسین ہیں

لاہور (نمائندہ خصوصی) وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے کہا ہے کہ پنجاب کو مکمل طور پر پُرامن اور کرائم فری بنانا ترجیحات میں شامل ہے، عوام کے جان و مال کی حفاظت اور جرائم پیشہ افراد کا قلع قمع کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ ایک بیان میں وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے سرگودھا میں مبینہ پولیس مقابلے کے دوران ایس ایچ او سب انسپکٹر عامر رضوان کی شہادت پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے سوگوار خاندان سے اظہار ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا اور کہا کہ عوام کے جان و مال کی حفاظت کے لئے جان نچھاور کرنے والے قابل تحسین ہیں۔ پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کے شہدائے کرام قوم کا فخر ہیں۔

مریم نواز کے ٹرانسپورٹ وژن 2030 کے تحت اہم پیشرفت

پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی میں جدید کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر قائم کر دیا گیا

لاہور (نمائندہ خصوصی) وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کے ٹرانسپورٹ وژن 2030 کے تحت ایک اہم پیش رفت کے طور پر پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی کے ہیڈکوارٹرز میں جدید طرز کا کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر قائم کر دیا گیا ہے۔ اس جدید مرکز کے ذریعے صوبہ بھر میں ٹرانسپورٹ سرگرمیوں کی مؤثر اور بروقت مانیٹرنگ ممکن ہو سکے گی۔ کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر کے قیام سے صوبے بھر میں بس آپریشنز کی مکمل نگرانی یقینی بنائی جائے گی، جس کے نتیجے میں سفری سہولیات کے معیار، مسافروں کی حفاظت اور آپریشنل شفافیت میں نمایاں بہتری آئے گی۔ اس موقع پر پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی کی چیف ایگزیکٹو آفیسر کوثر خان نے کہا کہ عوام کو محفوظ، آرام دہ اور معیاری سفری سہولیات کی فراہمی پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی کے ذریعے صوبہ بھر میں بین الاقوامی معیار کی الیکٹرک بس سروس کا کامیاب آغاز کیا جا چکا ہے، جو جدید، ماحول دوست اور پائیدار سفری نظام کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ سی ای او کوثر خان کے مطابق بزرگ شہریوں اور طلبہ کے لیے بس سروس مکمل طور پر مفت فراہم کی جا رہی ہے، جبکہ عام شہریوں کی سہولت کے لیے بس کا کرایہ محض 20 روپے مقرر کیا گیا ہے، تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد کو سستی اور معیاری سفری سہولیات میسر آ سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیراعلیٰ پنجاب کے عوام دوست وژن کے مطابق صوبے میں ٹرانسپورٹ نظام میں جامع اصلاحات کی جا رہی ہیں، جن کا مقصد شہریوں کو جدید، محفوظ اور پائیدار سفری سہولیات فراہم کرنا ہے۔ ٹرانسپورٹ وژن 2030 کے تحت ایک ایسا جدید شہری سفری نظام تشکیل دیا جا رہا ہے جو مستقبل کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی عوامی فلاح کے اس مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لا رہی ہے تاکہ صوبے بھر میں ٹرانسپورٹ کا نظام جدید خطوط پر استوار کیا جا سکے۔

بجٹ میں تنخواہ دار، رجسٹرڈ کاروباری طبقے کو ریلیف ملے گا، مشیر وزیر خزانہ

آئی ایم ایف سے اگلے اقتصادی جائزہ مذاکرات کیلئے ہوم ورک جاری ہے، خرم شہزاد

لاہور (کامرس ڈیسک) وفاقی وزیر خزانہ کے مشیر خرم شہزاد نے کہا ہے کہ اگلے بجٹ میں تنخواہ دار اور رجسٹرڈ کاروباری طبقے کو ریلیف دیا جائے گا،، انرجی ٹیرف اور ٹیکسوں کی شرح میں کمی پر بھی کام جاری ہے، پاکستانی عوام کے روزگار کمانے کی صلاحیت بڑھانا ہمارا ہدف ہے۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ آئی ایم ایف سے اگلے اقتصادی جائزہ مذاکرات کیلئے ہوم ورک جاری ہے، سرکاری خزانے پر بوجھ بننے والے 24 اداروں کی نجکاری ہوگی، نجکاری پلان آئی ایم ایف کے اسٹرکچرل بینچ مارک کا حصہ ہے۔ مزید معاشی استحکام کے ساتھ ساتھ برآمدات میں بھی اضافہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ معاشی ترقی آئی ایم ایف سمیت عالمی مالیاتی اداروں کے تخمینوں سے زیادہ رہے گی، اس سال جی ڈی پی گروتھ 4 فیصد اور اگلے سال 5 فیصد تک جا سکتی ہے، اس سال ترسیلات زر 41 ارب ڈالر سے تجاوز کرنے کا امکان ہے۔ مشیر وزیر خزانہ خرم شہزاد نے کہا کہ پاکستان کو ہر دو تین سال کے بعد آئی ایم ایف کے پاس جانا پڑتا ہے، اس بار پائیدار ترقی کیلئے محتاط معاشی پالیسی پر عمل ہو رہا ہے، رائٹ سائزنگ، توانائی شعبے سمیت سرکاری اداروں میں اصلاحات جاری ہیں، مہنگائی 25، 30 فیصد سے کم ہو کر 5 فیصد کی سطح پر آ چکی ہے۔

سی ایم پنجاب راشن کارڈز تقسیم کرنے کی مرغزار کالونی میں تقریب

بیرسٹر عمیر سیف کھوکھر نے مستحق اور محنت کش خاندانوں میں راشن کارڈز تقسیم کیے

لاہور (نمائندہ خصوصی) وزیراعلیٰ پنجاب کے فلاحی ویژن کے تحت مرغزار کالونی لاہور میں سی ایم پنجاب راشن کارڈز کی تقسیم کا عمل مکمل کر لیا گیا۔ راشن کارڈز کی تقسیم کی تقریب صدرِ لاہور و رکن قومی اسمبلی ملک سیف الملوک کھوکھر کی ہدایت پر وائٹ پیلس میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں بیرسٹر ملک عمیر سیف کھوکھر نے مستحق اور محنت کش خاندانوں میں سی ایم پنجاب راشن کارڈز تقسیم کیے۔ اس موقع پر انہوں نے مستحقین سے اظہارِ یکجہتی کرتے ہوئے کہا کہ عوامی خدمت کا مشن ہر سطح پر جاری رکھا جائے گا اور غریب و محنت کش طبقے کو براہِ راست ریلیف فراہم کرنا حکومت پنجاب کی اولین ترجیح ہے۔ بیرسٹر ملک عمیر سیف کھوکھر نے کہا کہ راشن کارڈز کے ذریعے مہنگائی کے بوجھ میں نمایاں کمی آئے گی اور مستحق خاندانوں کو روزمرہ ضروریاتِ زندگی کی فراہمی ممکن بنائی جا رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عوامی مسائل کے حل کے لیے عملی اقدامات کا سلسلہ جاری ہے اور حکومت محنت کش طبقے کی فلاح و بہبود کے لیے بھرپور اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ عوامی خدمت کا یہ سفر جاری رہے گا اور حکومت کے فلاحی پروگرامز کو نچلی سطح تک پہنچایا جائے گا تاکہ حقیقی مستحقین مستفید ہو سکیں۔ مرغزار کالونی کی عوام نے حکومت پنجاب کے فلاحی اقدامات پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب اور مقامی قیادت کے کردار کو سراہا۔

جغرافیائی فاصلہ کبھی بھی ہنر اور ذہانت کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتا، جعفر خان مندوخیل

جدید معاشرے میں تعلیم کا مقصد صرف ذاتی فائدہ یا روزگار نہیں، رواداری، امن اور انسانی وقار کی اقدار کو فروغ دینا ہے، گورنر بلوچستان کا کانووکیشن سے خطاب

تربت (نمائندہ خصوصی) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے یونیورسٹی آف تربت کے تیسرے کانووکیشن میں گولڈ مڈلز جیتنے والے گریجویٹس کیلئے ایک ایک لاکھ کیش رقم دینے کا اعلان کیا جس سے یونیورسٹی کے تمام اسٹوڈنٹس اور وہاں موجود والدین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تربت یونیورسٹی اپنے قیام سے ہی جنوبی بلوچستان میں بہت اہم کردار ادا کرتی ارہی ہے ہزاروں نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم کی روشنی پہنچانے اور جدید تعلیم کے ذریعے معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے پر وائس چانسلر ڈاکٹر گل حسن اور ان کی پوری ٹیم خراج تحسین کی مستحق ہے۔ یہ پاکستان کی واحد یونیورسٹی جہاں 59 فیصد طالبات مستفید ہو رہی ہیں۔ یہ بات بہت خوش آئند ہے کہ تربت یونیورسٹی نے مختصر عرصے میں قومی سطح پر ایک قابل فخر نام اور مقام پیدا کیا ہے۔ صوبہ کی تمام سرکاری یونیورسٹیاں وہ بنیادیں ہیں جن پر ایک جدید اور تکنیکی اعتبار سے مضبوط معاشرہ آسانی سے تعمیر کیا جا سکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے یونیورسٹی آف تربت کے تیسرے کانووکیشن کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر صوبائی وزیر تعلیم راحیلہ حمید خان درانی، وزیر منصوبہ بندی میر ظہور احمد بلیدی، ممبر قومی اسمبلی پھلین بلوچ، پارلیمانی سیکرٹری حاجی برکت رند، وائس چانسلر گوادر یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر عبدالرزاق صابر، وائس چانسلر مکران یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر سعادت بلوچ، سیکرٹری ہائر ایجوکیشن صالح محمد بلوچ، تربت یونیورسٹی کے فیکلٹی ممبران اور انتظامی افسران، ماہرین تعلیم، علاقائی معتبرین کے علاوہ یونیورسٹی اسٹوڈنٹس کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ واضح رہے کہ یونیورسٹی آف تربت کے تیسرے کانووکیشن میں گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے 765 گریجویٹس اور 24 ایم فل میں اسناد تقسیم کیے اور نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والوں کو گولڈ میڈلز پہنائے گئے۔

شرکاء سے خطاب میں گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ آج ہم یہاں محض ایک رسمی تقریب کیلئے جمع نہیں ہیں بلکہ یہ وہ سنگ میل ہے جو اکیڈمک ایکسیلینس، پختہ عزم اور تعلیم کیلئے ہمارے فارغ التحصیل ہونے والے گریجویٹس کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کانووکیشن صرف ڈگریاں تقسیم کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ہمارے نوجوانوں کے خوابوں کی تکمیل اور عملی زندگی میں قدم رکھنے کا ایک اہم موقع ہے۔ انہوں نے کہا اس یونیورسٹی کی ترقی اس بات کا ثبوت ہے کہ جغرافیائی فاصلہ کبھی بھی ہنر اور ذہانت کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ جدید معاشرے میں تعلیم کا مقصد صرف ذاتی فائدہ یا روزگار نہیں ہوتا بلکہ

اس کا اصل مقصد معاشرے میں رواداری، امن اور انسانی وقار کی اقدار کو فروغ دینا بھی ہے۔ آپ ایک ایسے دور میں قدم رکھ رہے ہیں جہاں ٹیکنالوجی تیز رفتاری سے بدل رہی ہے۔ گورنر مندوخیل نے توقع ظاہر کی کہ آپ سماجی اور معاشی مسائل کو حل کرنے کیلئے یہاں حاصل کی گئی ڈیجیٹل مہارتوں، تنقیدی سوچ اور اعلیٰ اقدار کو استعمال کریں گے۔ فارغ التحصیل ہونے والے گریجویٹس سے کہا کہ آپ کو امن کا سفیر اور ترقی کا ہراول دستہ بننا ہے۔ یاد رکھیں، تعلیم ہی واحد راستہ ہے جو نوجوانوں کو بااختیار بنا سکتا ہے اور بلوچستان میں امن، ترقی اور خوشحالی کی ضمانت دیتا ہے۔ میں اس کانووکیشن کے کامیاب انعقاد پر وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر گل حسن اور ان کی پوری ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ تربت جیسے دور افتادہ علاقے میں معیاری تعلیم کو ہر طالب علم کی دہلیز تک پہنچانا ایک مشکل مرحلہ تھا جس میں آپ کی کامیابی قابل ستائش ہے۔ موجودہ حکومت بلوچستان میں اعلیٰ تعلیم کے فروغ کیلئے پوری طرح پرعزم ہے۔ ہم اپنی پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کو درپیش مالی اور انتظامی مسائل کو حل کرنے کیلئے سنجیدہ اقدامات کر رہے ہیں۔ اس وقت تربت یونیورسٹی میں جدید ترین آرٹیفیشل انٹیلیجنس سنٹر کے قیام کی اشد ضرورت ہے۔ جس کے قیام کے بعد جنوبی بلوچستان کے طلباء جدید ٹیکنالوجی کے میدان میں مقابلہ کر سکیں گے۔ گورنر مندوخیل نے آخر میں فارغ التحصیل ہونے والے گریجویٹس ایک بار پھر مبارکباد دی اور ایک کامیاب کانووکیشن کے انعقاد پر یونیورسٹی آف تربت کی پوری ٹیم کی شعوری کاوشوں کو سراہا قبل ازیں گورنر بلوچستان نے بلیدہ کے طلبہ کیلئے بس کی چابیاں وائس چانسلر کے حوالے کیں، یونیورسٹی کے صحن درخت لگایا اور تربت یونیورسٹی کے سینیٹ ہال کا افتتاح کیا۔

ایران کا موثر حکمت عملی کے نتیجے میں بدامنی، فسادات پر قابو پانا بڑی کامیابی ہے، سینیٹر محمد عبدالقادر

امریکہ اور اسرائیل کو تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایران کیخلاف کسی بھی قسم کی عسکری کارروائی سے گریز کرنا چاہئے، بین

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے دفاعی پیداوار سینیٹر محمد عبدالقادر نے کہا ہے کہ ایران میں ریاستی اداروں کی بروقت اور مؤثر حکمتِ عملی کے نتیجے میں حالیہ بدامنی اور فسادات پر قابو پالیا گیا ہے اور مجموعی صورتحال بتدریج معمول کی طرف لوٹ رہی ہے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی مربوط کارروائیوں، انتظامی اقدامات نے ملک بھر میں پھیلی ہوئی کشیدگی کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا متاثرہ علاقوں میں کاروباری سرگرمیوں کی بحالی، ٹرانسپورٹ کی روانی اور عوامی نقل وحرکت میں اضافہ اس امر کا ثبوت ہے کہ ریاستی رِٹ مؤثر انداز میں قائم کی گئی ہے۔ خطے کی مجموعی صورتحال بالخصوص ایران کے حوالے سے بڑھتی کشیدگی نہایت تشویشناک ہے۔ یہاں جاری ہونے والے ایک بیان میں چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے دفاعی پیداوار سینیٹر محمد عبدالقادر نے کہا کہ امریکہ اور اسرائیل کو تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایران کے خلاف کسی بھی قسم کی عسکری کارروائی سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ ایران پر حملے کے اثرات صرف ایک ملک تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ پاکستان سمیت پورا مشرقِ وسطیٰ اور اس سے ملحقہ خطہ شدید عدم استحکام کا شکار ہو سکتا ہے توانائی کی ترسیل، عالمی منڈیوں، سمندری راستوں اور علاقائی سلامتی پر اس کے سنگین اثرات مرتب ہوں گے ایسے نازک مرحلے پر پاکستان، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، عمان اور ترکی جیسے اہم علاقائی ممالک کے ساتھ ساتھ چین اور روس جیسی عالمی طاقتوں پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ سفارتی ذرائع استعمال کرتے ہوئے فوری کشیدگی کم کریں۔ ان ممالک کو ثالثی، مذاکرات اور اعتماد سازی کے اقدامات کے ذریعے خطے کو ممکنہ تباہی سے بچانے میں فعال کردار ادا کرنا ہوگا۔ طاقت کے بجائے مکالمہ ہی واحد راستہ ہے۔ اگر بروقت سفارتی کوششیں کامیاب ہو گئیں تو نہ صرف خطہ بڑے بحران سے بچ سکتا ہے بلکہ دیرپا امن اور استحکام کی بنیاد بھی رکھی جا سکتی ہے۔

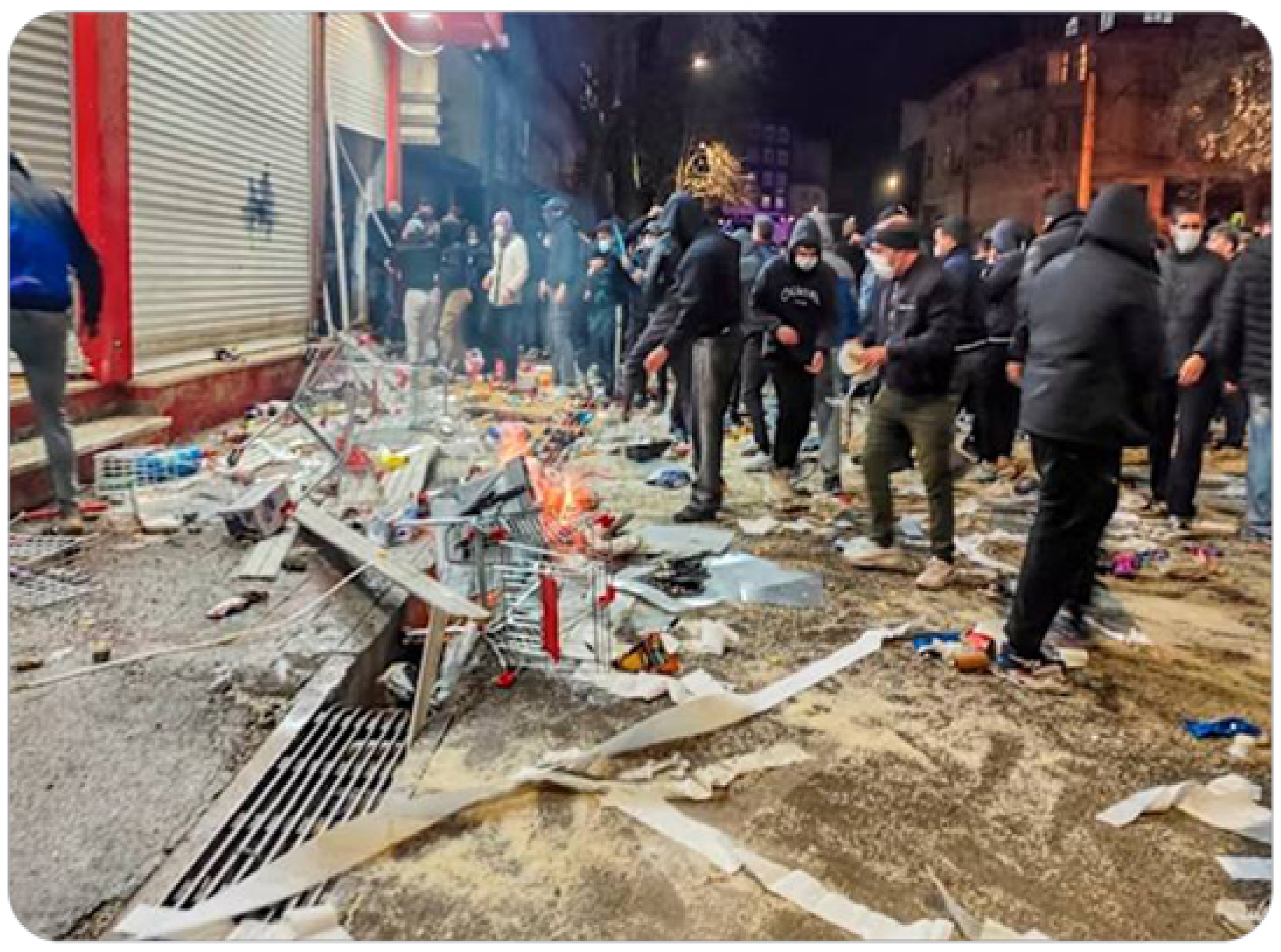

خیبر پختونخوا ہیلتھ کیئر کمیشن کی تین ماہ میں 7,544 طبی مراکز کی انسپکشن، 3523 کو خلاف ورزی پر نوٹس جاری

پی (نمائندہ خصوصی) خیبر پختونخوا ہیلتھ کیئر کمیشن کی کارروائیوں میں نمایاں اضافہ، صرف تین ماہ میں 7,544 طبی مراکز کی انسپکشن، 785 مراکز کو رجسٹر کیا گیا ۔ترجمان ہیلتھ کیئر کمیشن عزم رحمان کے مطابق صرف تین ماہ میں 785 طبی مراکز کو رجسٹر کیا گیا، جس کے بعد صوبے میں مجموعی رجسٹرڈ طبی مراکز کی تعداد 21 ہزار 442 تک پہنچ گئی۔ 7,544 طبی مراکز کی انسپکشن کی گئی جس میں 3,523 طبی مراکز کو مختلف خلاف ورزیوں پر جواب طلبی نوٹس جاری کیے گئے، جبکہ 1,650 طبی مراکز کو سیل کیا گیا۔ اسی طرح 133 طبی مراکز کی جانچ پڑتال کی گئی جس کے نتیجے میں 41 کو مکمل لائسنس اور 184 کو عبوری لائسنس جاری کیے گئے، مجموعی طور پر سال 2022 میں لائسنسنگ کے آغاز سے تاحال 509 مراکز کی جانچ پڑتال کی گئی۔ جس میں 173 کو مکمل لائسنس جاری ہوئے۔ رپورٹ کے مطابق تین ماہ میں "خدمات صحت کے معیار" پر گیارہ تربیتی سیشن کا بھی اہتمام کیا گیا جس سے صوبے کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے طبی مراکز کے 362 عملے کو تربیت دی گئی جبکہ لائسنسنگ کے آغاز سے 1,656 عملہ " خدمات صحت کے معیار " پر تربیت حاصل کر چکا ہے۔ اسی طرح کمیشن کو تین ماہ میں 298 نئی شکایات موصول ہوئیں جن میں سے 302 کو نمٹا دیا گیا، اسی طرح 2022 سے اب تک کمیشن کو 4,528 شکایات موصول ہو چکی ہیں جن میں 4,453 شکایات کو نمٹا دیا گیا. ڈائریکٹر رجسٹریشن خیبر پختونخوا ہیلتھ کیئر کمیشن ڈاکٹر شفاء حیدر ساول نے رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ رجسٹریشن اور لائسنسنگ کے عمل میں تیزی کا مقصد صوبے کے عوام کو صحت کی بہترین خدمات کی فراہمی ہے۔

جس کے بعد صوبے میں مجموعی رجسٹرڈ طبی مراکز کی تعداد 21 ہزار 442 تک پہنچ گئی۔ 7,544 طبی مراکز کی انسپکشن کی گئی جس میں 3,523 طبی مراکز کو مختلف خلاف ورزیوں پر جواب طلبی نوٹس جاری کیے گئے، جبکہ 1,650 طبی مراکز کو سیل کیا گیا۔ اسی طرح 133 طبی مراکز کی جانچ پڑتال کی گئی جس کے نتیجے میں 41 کو مکمل لائسنس اور 184 کو عبوری لائسنس جاری کیے گئے، مجموعی طور پر سال 2022 میں لائسنسنگ کے آغاز سے تاحال 509 مراکز کی جانچ پڑتال کی گئی۔ جس میں 173 کو مکمل لائسنس جاری ہوئے۔ رپورٹ کے مطابق تین ماہ میں "خدمات صحت کے معیار" پر گیارہ تربیتی سیشن کا بھی اہتمام کیا گیا جس سے صوبے کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے طبی مراکز کے 362 عملے کو تربیت دی گئی جبکہ لائسنسنگ کے آغاز سے

میں 7,544 طبی مراکز کی انسپکشن، 785 مراکز کو رجسٹر کیا گیا

پولیس فورس عوام کے جان و مال کے تحفظ کیلئے فرض شناسی، ایمانداری، قربانی کے جذبے کے تحت فرائض انجام دیتی رہے گی، آئی جی خیبر پختونخوا

1,656 عملہ " خدمات صحت کے معیار " پر تربیت حاصل کر چکا ہے۔ اسی طرح کمیشن کو تین ماہ میں 298 نئی شکایات موصول ہوئیں جن میں سے 302 کو نمٹا دیا گیا، اسی طرح 2022 سے اب تک کمیشن کو 4,528 شکایات موصول ہو چکی ہیں جن میں 4,453 شکایات کو نمٹا دیا گیا. ڈائریکٹر رجسٹریشن خیبر پختونخوا ہیلتھ کیئر کمیشن ڈاکٹر شفاء حیدر ساول نے رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ رجسٹریشن اور لائسنسنگ کے عمل میں تیزی کا مقصد صوبے کے عوام کو صحت کی بہترین خدمات کی فراہمی ہے۔

پی (نمائندہ خصوصی) خیبر پختونخوا ہیلتھ کیئر کمیشن کی کارروائیوں میں نمایاں اضافہ، صرف تین ماہ ۔ترجمان ہیلتھ کیئر کمیشن عزم رحمان کے مطابق صرف تین ماہ میں 785 طبی مراکز کو رجسٹر کیا گیا،

چیف سیکرٹری کی زیر صدارت گڈ گورننس روڈ میپ کے تحت محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کا جائزہ اجلاس

پشاور (نمائندہ خصوصی) گڈ گورننس روڈ میپ کے تحت محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کا جائزہ اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت چیف سیکرٹری خیبر پختونخوا شہاب علی شاہ نے کی۔ سیکرٹری محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم اور دیگر حکام اجلاس میں شریک ہوئے۔ اجلاس کو ابتک کی پیشرفت پر آگاہ کیا گیا۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ صوبائی حکومت کے گورننس روڈ میپ کے تحت محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم میں اصلاحات کا سلسلہ تیزی سے جاری ہے۔ محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم خیبر پختونخوا میں تعلیمی سہولیات کی بہتری کے لیے انقلابی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ صوبہ بھر کے سرکاری سکولوں کو فرنیچر کی فراہمی کا عمل جاری ہے، جو جون 2026 تک مکمل کر لیا جائے گا، جس کے بعد تمام سکولوں میں طلبہ کو معیاری فرنیچر کی سہولت میسر ہوگی۔ محکمہ تعلیم نے سکولوں میں تعلیمی انفراسٹرکچر کی بہتری کے لیے ساڑھے تین ہزار نئے کمروں کی تعمیر کی منصوبہ بندی بھی مکمل کر لی ہے، اسی طرح امتحانی نظام میں شفافیت اور معیار کو بہتر بنانے کے لیے اہم اصلاحات متعارف کرائی جا رہی ہیں۔ اس ضمن میں تمام تعلیمی بورڈز کو ہدایت کی گئی ہے کہ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات 2026 میں ہر ڈسپلن کے کم از کم تین پیپرز ای مارکنگ کے طریقہ کار کے تحت یقینی بنائیں۔ اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لیے 20 ہزار اساتذہ کی بھرتی کا عمل جاری ہے، جو 28 فروری تک مکمل کر لیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ سکولوں میں اساتذہ کی 90 فیصد حاضری یقینی بنانے کے لیے مؤثر مانیٹرنگ کا نظام نافذ کیا گیا ہے۔ اجلاس کو سال 2025 میں مکمل کئے گئے اہداف پر بریفنگ دیتے ہوئے بتایا گیا کہ دیگر اقدامات کے ساتھ ساتھ طلبہ کی ذہنی اور جسمانی نشوونما کے فروغ کے لیے نومبر اور دسمبر 2025 کے دوران مختلف کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد بھی کیا گیا، جس سے طلبہ میں صحت مند سرگرمیوں کے رجحان کو فروغ ملا ہے۔ دریں اثنا محکمہ صحت سے متعلق چیف سیکرٹری کی زیر صدارت اجلاس میں بتایا گیا کہ گڈ گورننس روڈ میپ کے تحت خیبر پختونخوا کے 250 بنیادی مراکز صحت میں بیسک ایمرجنسی ابسٹریکٹ اینڈ نیو بورن کیئر خدمات اور سہولیات کی 24 گھنٹے فراہمی اور دستیابی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ یہ سروسز اب دن رات دستیاب ہوں گی ان مراکز میں میڈیکل عملہ اور دیگر سہولیات بھی یقینی بنائی گئی ہیں۔ محکمہ صحت کے عملے کی حاضری کو یقینی بناتے ہوئے بائیومیٹرک حاضری متعارف کرائی جا رہی ہے جبکہ خیبر پختونخوا کی ہیلتھ سیکٹر پالیسی کا ازسرنو جائزہ مکمل کر لیا گیا ہے۔ میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ایم ٹی آئیز کی کارکردگی جانچنے کے لیے پالیسی میں گڈ گورننس روڈ میپ کے تحت اصلاحات لائی جائیں گی ۔ایم ٹی آئیز ہسپتالوں میں موثر گورننس کو یقینی بنانے کے لیے بورڈ آف گورنرز اراکین کی اہلیت کے معیار کو اپ گریڈ کیا جائے گا۔ حال ہی میں، محکمہ صحت نے دو کامیاب امیونائزیشن مہم چلائیں، پشاور میں خصوصی مہم میں 81 فیصد کمیونٹی کوریج کے ساتھ 93 فیصد ویکسینیشن کوریج حاصل کی گئی جبکہ خسرہ-روبیلا مہم میں صوبے بھر میں 99 فیصد ہدف حاصل کرتے ہوئے بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگائے گئے۔ ان مہمات میں شامل عملے کو ان کی خدمات کے اعتراف میں اعزازیہ دینا بھی زیر غور ہے۔ امیونائزیشن روڈ میپ کے تحت معمول کے حفاظتی ٹیکے لگانے کا دسمبر 2027 تک 90 فیصد کوریج کا ہدف رکھا گیا ہے، جو کہ 2026 کے آخر تک حاصل ہونے کی امید ہے۔

خصوصی رپورٹ

لاہور میں آئی ٹی سی این ایشیا 2026 کا کامیاب انعقاد

پاکستان کا سب سے بڑا آئی ٹی اور ٹیکنالوجی ایونٹ آئی ٹی سی این ایشیا 2026 ایکسپو سینٹر لاہور میں کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا، جس نے نہ صرف ملکی بلکہ عالمی سطح پر پاکستان کے ابھرتے ہوئے ٹیکنالوجی سیکٹر کی مضبوط موجودگی کا بھرپور اظہار کیا۔ اس تین روزہ عظیم الشان نمائش سے 750** ملین امریکی ڈالر سے زائد کے متوقع معاشی اثرات** سامنے آئے ہیں، جو اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ پاکستان تیزی سے ایک عالمی ٹیکنالوجی ڈیسٹینیشن کے طور پر ابھر رہا ہے۔

یہ میگا ایونٹ **ای کامرس گیٹ وے پاکستان** کے زیرِ اہتمام منعقد کیا گیا، جبکہ **ٹیک ڈیسٹینیشن پاکستان** نے بطور پریزینٹنگ پارٹنر کلیدی کردار ادا کیا۔ نمائش کو **اسپیشل انویسٹمنٹ فسیلیٹیشن کونسل (SIFC)** کی سرپرستی حاصل تھی، جب کہ **اسپیشل ٹیکنالوجی زون اتھارٹی (STZA)** نے اسٹریٹجک تعاون فراہم کیا۔ اس اشتراک نے نہ صرف ایونٹ کے انتظامی معیار کو بلند کیا بلکہ عالمی سرمایہ کاروں کے اعتماد میں بھی اضافہ کیا۔

آئی ٹی سی این ایشیا 2026 میں 800** سے زائد اسٹالز** لگائے گئے، جبکہ 75** ہزار سے زائد شرکاء** نے نمائش میں شرکت کی۔ ان شرکاء میں غیر ملکی مندوبین، عالمی سرمایہ کار، کاروباری رہنما، پالیسی ساز، ٹیکنالوجی ماہرین اور اسٹارٹ اپ فاؤنڈرز شامل تھے۔ نمائش میں 3,500** سے زائد عالمی و علاقائی برانڈز** نے شرکت کی، جن میں گوگل کروم بک، سام سنگ، ہواوے ای کِٹ، ریسیکیورٹی، کارننگ اور دیگر معروف نام شامل تھے۔ پاکستانی آئی ٹی کمپنیوں اور ابھرتے ہوئے اسٹارٹ اپس کی بھرپور موجودگی نے اس ایونٹ کو مزید مؤثر اور معنی خیز بنا دیا۔

ایونٹ کے دوران کئی اہم **مفاہمتی یادداشتوں (MoUs)** پر دستخط کیے گئے، جو مستقبل میں سرمایہ کاری، برآمدات اور ٹیکنالوجی ٹرانسفر کے نئے دروازے کھولنے کا باعث بنیں گے۔ گلگت بلتستان سافٹ ویئر ہاؤس ایسوسی ایشن اور پریمیئر کیبلز کے درمیان کنیکٹیویٹی میں بہتری کے لیے ایک اہم معاہدہ طے پایا، جو دور دراز علاقوں کو ڈیجیٹل طور پر بااختیار بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ اسی طرح چین کے IBI** انٹرنیشنل گروپ** اور ای کامرس گیٹ وے پاکستان کے درمیان دستخط ہونے والی مفاہمتی یادداشت نے پاک چین ٹیکنالوجی تعاون کو نئی جہت دی۔

آئی ٹی سی این ایشیا 2026 کی نمایاں سرگرمیوں میں ** گلوبل سی آئی ایس او سمٹ** خصوصی توجہ کا مرکز رہی، جس میں 50** سے زائد ممالک ** سے تعلق رکھنے والے سائبر سیکیورٹی ماہرین نے شرکت کی۔ اس سمٹ میں ڈیجیٹل سیکیورٹی، ڈیٹا پروٹیکشن، آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے خطرات اور مستقبل کے سائبر چیلنجز پر تفصیلی گفتگو کی گئی، جس سے یہ واضح ہوا کہ پاکستان سائبر سیکیورٹی جیسے حساس شعبے میں بھی عالمی مکالمے کا حصہ بن چکا ہے۔

ایونٹ کے اختتام پر گفتگو کرتے ہوئے **عمیر نظام، گروپ ڈائریکٹر ای کامرس گیٹ وے گروپ** نے کہا کہ آئی ٹی سی این ایشیا 2026 نے ایک بار پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان میں عالمی سطح کی ٹیکنالوجی سرمایہ کاری کو جذب کرنے کی غیر معمولی صلاحیت موجود ہے۔ ان کے مطابق یہ ایونٹ نہ صرف کاروباری روابط بڑھانے کا ذریعہ بنا بلکہ پاکستان کے آئی ٹی ایکوسسٹم پر عالمی اعتماد کو بھی مستحکم کرنے میں کامیاب رہا۔

آئی ٹی سی این ایشیا 2026 کی کامیابی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب پاکستان کا آئی ٹی سیکٹر برآمدات کے میدان میں نئی تاریخ رقم کر رہا ہے۔ **دسمبر** 2025 میں پاکستان کی آئی ٹی برآمدات پہلی مرتبہ 437** ملین امریکی ڈالر** سے تجاوز کر گئیں، جو ملکی تاریخ میں ایک غیر معمولی سنگ میل ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ایک ہی ماہ میں آئی ٹی برآمدات 400** ملین ڈالر** کی حد عبور کرنے میں کامیاب ہوئیں۔

اعداد و شمار کے مطابق ماہ بہ ماہ بنیاد پر آئی ٹی برآمدات میں 23** فیصد اضافہ** ریکارڈ کیا گیا، جو نومبر 2025 کے 356** ملین ڈالر** کے مقابلے میں نمایاں بہتری کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح سال بہ سال موازنے میں آئی ٹی برآمدات میں 26** فیصد اضافہ** دیکھنے میں آیا، جو قومی معیشت کے لیے نہایت خوش آئند اور حوصلہ افزا پیش رفت ہے۔

مزید برآں، موجودہ مالی سال کی پہلی ششماہی میں پاکستان کی آئی ٹی برآمدات سال بہ سال بنیاد پر 20** فیصد اضافے** کے ساتھ 2.24** ارب ڈالر** تک پہنچ گئیں۔ یہ اعداد و شمار اس حقیقت کی عکاسی کرتے ہیں کہ آئی ٹی پر مبنی معیشت پاکستان کے لیے مستقبل کا مضبوط ستون بنتی جا رہی ہے، جو نہ صرف زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ کر رہی ہے بلکہ نوجوانوں کے لیے روزگار کے نئے مواقع بھی پیدا کر رہی ہے۔

واضح رہے کہ آئی ٹی کا شعبہ **اسپیشل انویسٹمنٹ فسیلیٹیشن کونسل (SIFC)** کے ترجیحی شعبوں میں شامل ہے۔ اس شعبے کے فروغ کے لیے وفاقی وزارتِ آئی ٹی و ٹیلی کام، ایس آئی ایف سی کے تعاون سے تیز رفتار اور مؤثر اقدامات کر رہی ہے۔ پالیسی اصلاحات، آسان کاروباری ماحول، ٹیکس میں سہولتیں اور سرمایہ کار دوست اقدامات نے آئی ٹی سیکٹر کو نئی رفتار دی ہے۔

حالیہ دنوں منعقد ہونے والی آئی ٹی سی این ایشیا نمائش میں آئی ٹی اور ٹیلی کام کے شعبے میں 750** ملین امریکی ڈالر** کی بین الاقوامی سرمایہ کاری سے متعلق مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط ہونا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ عالمی سرمایہ کار پاکستان کو ایک سنجیدہ اور پائیدار ٹیکنالوجی مارکیٹ کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو آئی ٹی سی این ایشیا 2026 اور آئی ٹی برآمدات میں ریکارڈ اضافہ ایک دوسرے کے تکملہ ہیں۔ یہ دونوں پیش رفت اس امر کی عکاس ہیں کہ پاکستان کی معیشت بتدریج روایتی شعبوں سے نکل کر علم، ٹیکنالوجی اور جدت پر مبنی معیشت کی جانب گامزن ہے۔ حکومت، وفاقی وزارتوں اور ایس آئی ایف سی کے باہمی تعاون سے اختیار کی گئی مؤثر پالیسیوں نے اس شعبے میں اعتماد، تسلسل اور ترقی کی بنیاد رکھ دی ہے۔

اگر یہی رفتار برقرار رہی تو آنے والے برسوں میں پاکستان نہ صرف خطے بلکہ عالمی سطح پر ایک مضبوط آئی ٹی حب کے طور پر اپنی شناخت قائم کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے، جہاں سے برآمدات، سرمایہ کاری اور ٹیکنالوجی جدت کا ایک نیا دور جنم لے گا۔

چین کا پاکستان پر بڑا اعتماد: اربوں ڈالر کی نئی سرمایہ کاری

کامرس رپورٹ

پاکستان اور چین کے مابین اقتصادی تعاون ایک نئے اور فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو چکا ہے، جہاں چین نے پاکستان میں اربوں ڈالر کی نئی سرمایہ کاری کے معاہدے طے کر کے عالمی سرمایہ کاروں کے لیے ایک مضبوط پیغام دیا ہے کہ پاکستان خطے میں ابھرتی ہوئی معیشت، وسیع مواقع اور پائیدار ترقی کی جانب گامزن ہے۔

وفاقی وزیر برائے سرمایہ کاری قیصر احمد شیخ نے ایکسپریس سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ چین آئندہ مستقبل میں پاکستان میں 10 ارب ڈالر سے زائد کی خطیر سرمایہ کاری کرنے جا رہا ہے، جو ملکی تاریخ کی بڑی غیر ملکی سرمایہ کاریوں میں سے ایک ہوگی۔ ان کے مطابق یہ سرمایہ کاری مختلف شعبوں میں کی جائے گی، جس سے نہ صرف معاشی سرگرمیوں میں تیزی آئے گی بلکہ روزگار کے وسیع مواقع بھی پیدا ہوں گے۔

وفاقی وزیر نے کہا کہ اس وقت دنیا کی نظریں پاکستان پر مرکوز ہیں اور آنے والے برسوں میں ملک میں وسیع البنیاد غیر ملکی سرمایہ کاری کی قوی امید ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ پاکستان خطے میں ایک اسٹریٹجک تجارتی مرکز کے طور پر ابھر رہا ہے، جہاں سرمایہ کاروں کو سازگار پالیسیاں، بہتر انفراسٹرکچر اور طویل المدتی استحکام میسر آ رہا ہے۔

پاکستان اور چین کے درمیان نئے جوائنٹ وینچرز

قیصر احمد شیخ کے مطابق پاکستان اور چین کی حکومتوں کے درمیان ڈیڑھ ارب ڈالر مالیت کے نئے جوائنٹ وینچر معاہدے طے پا چکے ہیں۔ یہ معاہدے صنعتی تعاون، ٹیکنالوجی ٹرانسفر اور مقامی پیداوار کے فروغ میں اہم کردار ادا کریں گے۔ ان منصوبوں کے ذریعے پاکستان میں جدید صنعتی یونٹس قائم ہوں گے، جس سے درآمدات پر انحصار کم اور برآمدات میں اضافہ متوقع ہے۔

انہوں نے مزید بتایا کہ چین نے پاکستان میں زراعت، آٹوموٹیو اور معدنیات کے شعبوں میں تقریباً 9 ارب ڈالر کے نئے مفاہمتی یادداشتوں (MoUs) پر دستخط کر دیے ہیں۔ ان معاہدوں کے تحت جدید زرعی ٹیکنالوجی، ویلیو ایڈیشن، الیکٹرک اور ہائبرڈ گاڑیوں کی تیاری، اور معدنی وسائل کی جدید بنیادوں پر ترقی شامل ہے۔

زراعت اور مائننگ: سرمایہ کاری کے اہم ستون

وفاقی وزیر سرمایہ کاری نے بتایا کہ پاکستان میں سب سے زیادہ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری زراعت اور مائننگ سیکٹرز میں متوقع ہے۔ پاکستان زرعی وسائل سے مالا مال ملک ہے، جہاں جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے پیداوار کئی گنا بڑھائی جا سکتی ہے۔ چین کی سرمایہ کاری سے اسمارٹ ایگریکلچر، فوڈ پروسیسنگ، کولڈ چین سسٹمز اور زرعی برآمدات کو نئی جہت ملے گی۔ اسی طرح مائننگ سیکٹر میں پاکستان کے پاس سونے، تانبے اور دیگر قیمتی معدنیات کے وافر ذخائر موجود ہیں۔ چینی سرمایہ کاری سے نہ صرف ان ذخائر کی دریافت اور ترقی ممکن ہوگی بلکہ مقامی سطح پر روزگار، انفراسٹرکچر اور علاقائی ترقی کو بھی فروغ ملے گا۔

ریکوڈک اور چاغی۔ کراچی معاشی راہداری

قیصر احمد شیخ نے انکشاف کیا کہ حکومت پاکستان نے ریکوڈک منصوبے کے لیے چاغی کو کراچی سے جوڑنے کی جامع منصوبہ بندی مکمل کر لی ہے۔ اس منصوبے کے تحت چاغی سے کراچی تک اسپیشل ریلوے ٹریک اور نئی جدید شاہراہ تعمیر کی جائے گی، جس سے معدنی وسائل کی ترسیل تیز، محفوظ اور کم لاگت ہو جائے گی۔

انہوں نے بتایا کہ چاغی سے کراچی تک نئی معاشی راہداری کے لیے 70 لاکھ ڈالر کی رقم عالمی مالیاتی اداروں سے حاصل کی جائے گی۔ یہ راہداری بلوچستان کی معاشی ترقی میں سنگ میل ثابت ہوگی اور بندرگاہوں تک رسائی کے ذریعے پاکستان کو عالمی منڈیوں سے مزید مضبوطی سے جوڑ دے گی۔

تجارتی وفد کا چین کا دورہ

وفاقی وزیر نے بتایا کہ حکومت پاکستان کی جانب سے 300 کاروباری شخصیات پر مشتمل ایک بڑے تجارتی وفد نے چین کا دورہ کیا ہے۔ اس دورے کے دوران مختلف شعبوں میں کاروباری روابط، سرمایہ کاری کے مواقع اور مشترکہ منصوبوں پر تفصیلی بات چیت کی گئی۔ چینی سرمایہ کاروں نے پاکستانی مارکیٹ میں بھرپور دلچسپی کا اظہار کیا اور طویل المدتی شراکت داری کے عزم کو دہرایا۔

دفاعی صنعت میں پاکستان کی بڑھتی ہوئی پہچان

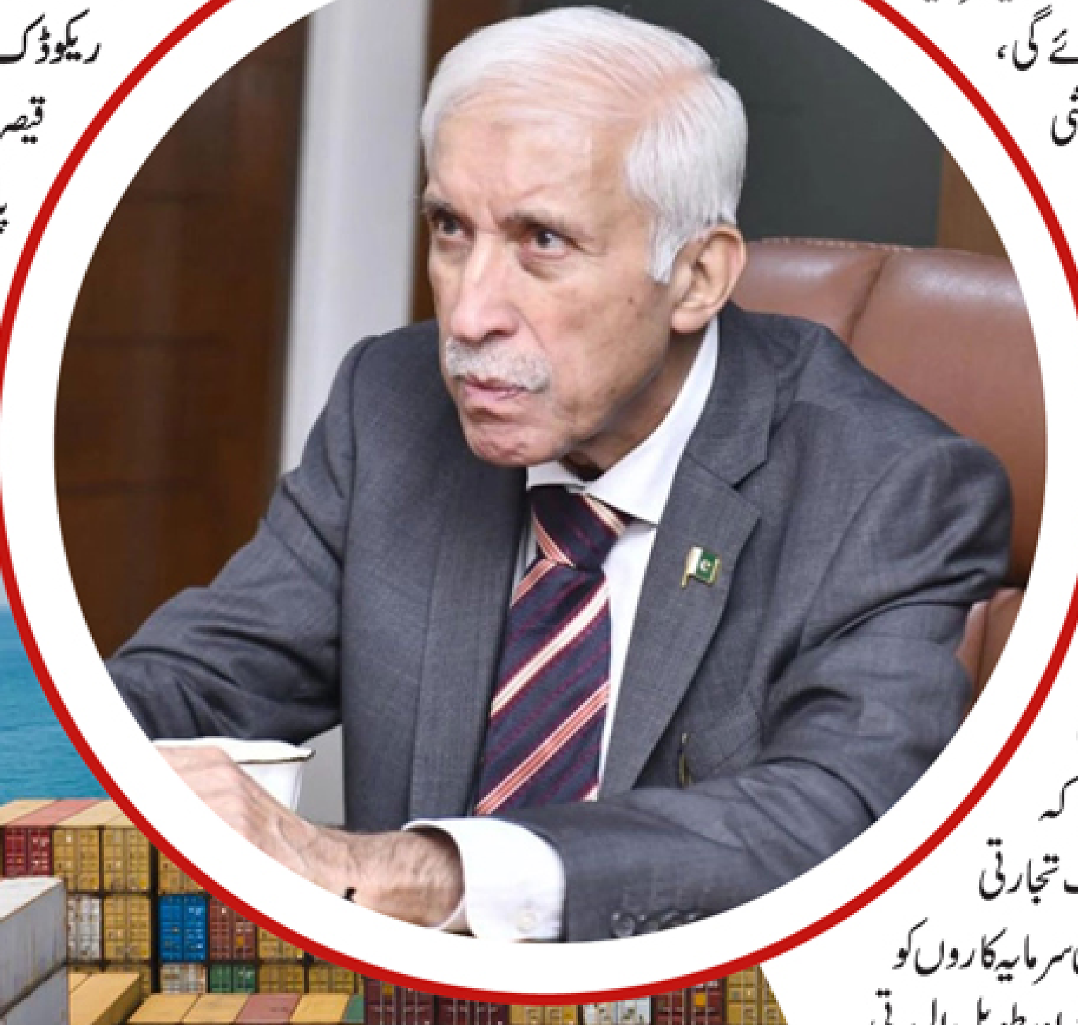

قیصر احمد شیخ نے ایک اہم پیش رفت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بنیان المرصوص کی کامیابی کے بعد پاکستان کے لڑاکا طیاروں کی عالمی سطح پر مانگ میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ کئی ممالک کی جانب سے پاکستان کے تیار کردہ جدید طیاروں میں دلچسپی ظاہر کی جا رہی ہے اور آئندہ دنوں میں ان کی تیاری کے آرڈرز ملنے کی توقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ دفاعی صنعت میں یہ پیش رفت نہ صرف پاکستان کی تکنیکی صلاحیتوں کا اعتراف ہے بلکہ یہ برآمدات میں اضافے اور زرمبادلہ کے حصول کا ایک نیا ذریعہ بھی بنے گی۔

پاکستان: سرمایہ کاری کا ابھرتا ہوا مرکز

وفاقی وزیر سرمایہ کاری کے مطابق حکومت پاکستان سرمایہ کار دوست پالیسیوں، ون ونڈو آپریشن، خصوصی اقتصادی زونز اور شفاف قوانین کے ذریعے غیر ملکی سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول فراہم کر رہی ہے۔ چین کی حالیہ سرمایہ کاری اس اعتماد کا عملی ثبوت ہے کہ پاکستان پائیدار ترقی، معاشی استحکام اور علاقائی تعاون کی درست سمت میں آگے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چین کے ساتھ بڑھتا ہوا اقتصادی تعاون نہ صرف دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط کرے گا بلکہ پورے خطے میں ترقی، امن اور خوشحالی کے نئے دروازے کھولے گا۔

روشن مستقبل کی جانب قدم

ماہرین کے مطابق چین کی جانب سے اربوں ڈالر کی نئی سرمایہ کاری پاکستان کی معیشت کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرے گی۔

زراعت، صنعت، معدنیات، انفراسٹرکچر اور دفاعی پیداوار میں ہونے والی یہ پیش رفت پاکستان کو ایک مضبوط علاقائی معیشت کے طور پر ابھارنے میں کلیدی کردار ادا کرے گی۔ یہ سرمایہ کاری اس امر کا واضح اشارہ ہے کہ پاکستان عالمی سرمایہ کاری کے نقشے پر ایک بار پھر نمایاں مقام حاصل کر رہا ہے، اور آنے والے سال ملک کی معاشی تاریخ میں ترقی، استحکام اور خوشحالی کے حوالے سے یاد رکھے جائیں گے۔

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاک واچ

PAKISTAN WATCH

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3